يحرفون الكلم
غيروا الفريضة
اذقد حرفتم كلام الاله

(المائدة۔ آیت ۴۱)
(یسعیاہ۔ آیت ۲۴:۵)
(یرمیاہ۔ آیت ۲۳:۳۶)

بائبل اور تحریف

از قلم

بشیر احمد حسینی خطیب جامع مسجد حسینی
گوجرہ بازار شورکوٹ چھاؤنی (ضلع جھنگ)

ناشر و ملنے کا پتہ

اسلامی کتب خانہ ننیاری بازار
شورکوٹ چھاؤنی (ضلع جھنگ)

بائبل اور تحریف

از قلم

بشیر احمد حسینی

الناشر و ملنے کا پتہ

اسلامی کتب خانہ

مینیاری بازار شورکوٹ چھاؤنی ضلع جھنگ

فہرست

باسمہٖ سُبحانہٗ

وجہ تالیف

برادرانِ اسلام :- آج کل مسیحی علماء تحریری اور تقریری طور پر فرما رہے ہیں کہ ہمارے پاس تورات ۔ زبور ۔ انجیل اور صحائف انبیاءؑ بالکل اسی طرح موجود ہیں جس طرح خداوند تعالےٰ نے نازل فرمائے تھے اور اہل اسلام پر طرح طرح کے اعتراضات کرتے ہیں ۔ اس لئے ضروری سمجھا گیا ۔ کہ ایک ایسی کتاب تحریر کی جائے جس میں یہ ثابت کیا جائے کہ یہ اصل کتابیں نہیں ہیں بلکہ اس میں تحریف واقع ہوگئی ہے ، اور اصل کتابیں اس دنیا میں موجود نہیں ہیں ۔ اس مقصد کے پیشِ نظر یہ چند سطور لکھی گئی ہیں اور ان کا نام

"بائبل اور تحریف" رکھا گیا ہے ۔

ربِّ کائنات کے دربارِ عالیہ میں انکساری اور عاجزی کے ساتھ یہ دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالےٰ اس ناچیز کی کوشش کو قبول فرما کر احقر کے لئے ذریعہ نجات بنائے ۔ آمین ثم آمین !

بشیر احمد حُسینی عفی عنہٗ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
اما بعد

پہلا باب

بائبل اور توراۃ شریف کے بیان میں

دو فرقے (۲) :- ناظرینِ کرام! آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ عیسائیوں کے بہت سے فرقے ہیں جن میں سے دو فرقے بہت مشہور ہیں۔ پہلا فرقہ رومن کیتھولک کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ اور دوسرا فرقہ پروٹسٹنٹ کے نام سے مشہور ہے۔ ہم جس فرقہ سے رشتہ محبت قائم کر رہے ہیں وہ دوسرا فرقہ ہے۔ ان دونوں فرقوں کا آپس میں بہت سے مسائل میں اختلاف ہے ان مسائل میں سے الہامی کتابوں کے بارے میں بھی شدید اختلاف ہے۔

رومن کیتھولک بائبل میں الہامی کتابیں پروٹسٹنٹ سے زیادہ تسلیم کرتے ہیں لیکن پروٹسٹنٹ ان کتابوں کو غیر الہامی جھوٹی اور جعلی سمجھتے ہیں۔ دونوں فریق ایک دوسرے کو کاذب کہتے ہیں۔ ہمارے نزدیک اپنے اپنے قول میں دونوں سچے ہیں۔

بائبل کیا ہے؟

عیسائیوں کا عقیدہ ہے، کہ خدا تعالے نے جتنی بھی کتابیں انبیاءِ سابقین پر نازل فرمائیں تھیں، وہ تمام کتابیں آج تک صحیح موجود ہیں۔ انہوں نے ان تمام کتابوں کو اپنے زعم کے مطابق ایک جلد میں جمع کر کے اس جلد کا نام بائبل رکھا ہے۔

بائبل میں کیا ہے؟ بائبل میں دو قسم کے عہد نامے پائے جاتے ہیں۔

بقول ان کے حضرت سیدنا عیسےٰ ع سے قبل جتنی بھی کتابیں نازل ہوئی تھیں۔ ان سب کو عہد نامہ عتیق کہا جاتا ہے۔ اور حضرت سیدنا عیسےٰ ع کی انجیل اور ان کے حواریوں کے خطوط وغیرہ کو عہد نامہ جدید کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ عہد نامہ عتیق میں کل انتالیس ۳۹ کتابیں ہیں اور عہد نامہ جدید میں بمعہ خطوط کے کل ستائیس ۲۷ کتابیں ہیں۔ بائبل میں چھوٹی بڑی کل چھیاسٹھ ۶۶ ہیں۔

رومن کیتھولک کی زائد الہامی کتابیں:۔ رومن کیتھولک کی زائد الہامی کتابوں کے نام یہ ہیں۔ طوبیاہ۔ یہودیت۔ حکمت۔ یشوع بن سیراخ۔ باروک مکابین اوّل و مکابین دوم۔ یہ کتابیں کیتھولک بائبل میں ہیں، پروٹسٹنٹ میں نہیں۔

عیسائیوں کا عقیدہ:۔ بائبل کے بارے میں عیسائیوں کا عقیدہ یہ ہے، کہ بائبل الہامی کتاب ہے۔ اور روح القدس کی مدد سے لکھی گئی ہے، اس لئے ہر قسم کی غلطی اور تحریف یعنی ردّ و بدل سے بالکل مبرّا ہے۔

ہم کہتے ہیں کہ یہ صرف عقیدہ ہی ہے اس عقیدہ کو ثابت کرنے کے لئے سوائے اٹکل پچو کے اور کوئی دلیل ان کے پاس نہیں ہے۔

ضروری نوٹ

یاد رہے کہ جس مقام پر صرف توراة، زبور اور انجیل لکھا جائے گا اس سے مراد موجودہ کتابیں ہونگی اور جس مقام پر ان کتابوں کے ساتھ شریف کا لفظ تحریر کیا جائیگا، اس سے مراد اصلی کتابیں ہوں گی۔ حسینی

ہم اہل اسلام کا عقیدہ :-

ہم اہل اسلام کا عقیدہ یہ ہے کہ بائبل الہامی کتاب نہیں ہے کیونکہ اس میں بہت سی غلطیاں پائی جاتی ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کا کلام غلطیوں سے پاک ہوتا ہے۔ ہم آگے چل کر اپنے عقیدہ کو روز روشن کی طرح دلائل سے ثابت کریں گے۔ جو دیانت داری کے ساتھ ان دلائل کو پڑھے گا۔ وہ یقیناً خوش ہوگا۔ اور اسلام کی صداقت کو تسلیم کرے گا۔

بائبل کی پہلی کتاب :-

بائبل کی پہلی کتاب توراۃ ہے۔

توراۃ شریف حضرت سیدنا موسےٰؑ پر عبرانی زبان میں نازل ہوئی تھی۔ بائبل کی توراۃ پیدائش۔ خروج۔ احبار۔ گنتی اور استثناء ان پانچوں کتابوں پر مشتمل ہے۔

حضرت موسےٰؑ اور توراۃ شریف :-

حضرت سیدنا موسےٰؑ نے توراۃ شریف کو لکھ کر حورب کے مقام پر ایک صندوق میں رکھ دیا تھا۔ اور بنی اسرائیل کو ہر سات سال کے آخر میں قوم کے سامنے پڑھ کر سنانے کا حکم صادر فرمایا تھا۔ جیسا کہ استثناء ۳۱ باب : 9 تا ۱۱ فقرات میں درج ہے۔

ان فقرات کو پڑھ لیجئے۔ 9- اور موسےٰ نے اس شریعت کو لکھ کر اسے کاہنوں کے جو بنی لاوی اور خداوند کے عہد کے صندوق کے اٹھانے والے تھے اور اسرائیل کے سب بزرگوں کے سپرد کیا۔

۱۰ :- پھر موسےٰ نے ان کو یہ حکم دیا کہ ہر سات برس کے آخر میں چھٹکارے کے سال معین وقت پر عید خیام میں۔

۱۱:۔ جب سب اسرائیلی خداوند تیرے خدا کے حضور اس جگہ آ کر حاضر ہوں جسے وہ خود چُنے گا تو تُو اس شریعت کو پڑھ کر سب اسرائیلیوں کو سنانا۔"

توراتِ شریف کی صرف ایک جلد تھی :۔

یہ یاد رہے کہ توراتِ شریف کی جلد صرف ایک ہی تھی جو صندوق میں تھی۔ حضرت سیدنا موسےٰؑ نے نہ تو توراتِ شریف سے نقل کر کے اور نسخے تیار کرنے کا حکم فرمایا اور نہ بنی اسرائیل نے توراتِ شریف کے اور نسخے نقل کر کے تیار کئے۔ یہ کہنا کہ توراتِ شریف سے نقل کر کے اور نسخے تیار کئے گئے تھے بجا نہیں ہے۔

توراتِ شریف کی حفاظت پر عیسائیوں کی دو دلیلیں

پہلی دلیل :۔ توراتِ شریف ہر سات سال کے بعد قوم کو پڑھ کر سنائی جاتی تھی۔ اس طریقہ سے توراتِ شریف کی حفاظت ہوتی رہی۔

دوسری دلیل :۔ بنی اسرائیل میں سے جو بادشاہ بنتا تھا وہ توراتِ شریف کو اپنا دستور العمل ٹھہراتا تھا۔ اس طرح سے آج تک توراتِ شریف ہمارے پاس صحیح موجود ہے۔

پہلی دلیل کا جواب :۔ حضرت موسےٰؑ کی وفات کے بعد حضرت یوشع بن نونؑ نے صرف دو مرتبہ توراتِ شریف کو پڑھ کر قوم کو سنایا تھا۔ جیسا کہ یشوع ۴ : ۱۰ سے پہلی مرتبہ اور اسی کتاب کے ۸ : ۳۴ سے دوسری مرتبہ قوم کو پڑھ کر سنانا ثابت ہے۔ حضرت یوشع بن نونؑ کی وفات کے بعد توراتِ شریف کو کسی نے بھی پڑھ کر قوم کو نہیں سنایا۔ حضرت یوشعؑ

کی وفات کے بعد سے لے کر حضرت سلیمانؑ کے زمانہ تک تورات شریف کو کسی نے بھی پڑھ کر قوم کو نہیں سنایا اور یہ بات بائبل سے روزِ روشن کی طرح عیاں ہے۔

بنی اسرائیل کی گمراہی :-

حضرت یوشعؑ بن نونؑ کی وفات کے بعد بنی اسرائیل گمراہ ہوئے۔ گمراہ بھی ایسے ہوئے کہ پھر مدت دراز تک راہِ راست پر نہ آسکے اور گمراہی ان کا اوڑھنا بچھونا بن چکی تھی۔ انہوں نے تورات شریف کی تعلیمات کو فراموش کر دیا اور اس کی جگہ مشرک قوموں کی تقلید کی اور خدا تعالےٰ کی عبادت کو خیر باد کہہ کر بعل اور عستارات بتوں کی پوجا کرنی شروع کر دی۔ بنی اسرائیل نے دوسری قوموں کے دیوتاؤں کے آگے سجدے کرنے شروع کر دیئے۔ ربِّ کائنات نے ان کے ان برے افعال کی وجہ سے ان کو یہ سزا دی کہ ان پر جابر اور ظالم بادشاہوں کو مسلّط کر دیا۔ ان بادشاہوں نے ان کو بہت لوٹا۔ اور بنی اسرائیل کو ان کے قرب وجوار کے دشمنوں کے ہاتھوں بیچ ڈالا۔ بنی اسرائیل اپنے دشمنوں کا مقابلہ نہ کر سکے جس جگہ پر جاتے اسی جگہ خدا تعالےٰ کا غضب ان پر نازل ہوتا جب یہ معاملہ انتہا کو پہنچ گیا اور بنی اسرائیل بے بس اور لاچار ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے ان پر قاضیوں کی حکومت قائم کر دی۔ قاضیوں نے ان کو بہت سمجھایا۔ لیکن انہوں نے قاضیوں کی ایک نہ سنی۔ اپنی نفسانی خواہشات پر چلتے اور برابر شرک و زنا میں مبتلا رہے۔ جیسا کہ مفصل حالات قضات ۲ : ۱۱ تا ۲۱ سے ظاہر ہیں۔ حضرت یوشع بن نونؑ کی وفات کے بعد تخمیناً تین سو اسی سال ان کی یہی حالت رہی۔ ان سالوں میں تورات شریف کو کسی نے بھی پڑھ کر قوم کو نہ سنایا۔ اب یہ کہنا کہ تورات شریف ہر سات سال کے بعد پڑھ کر قوم کو سنائی جاتی تھی لوگوں کی آنکھوں میں خاک ڈالنا ہے۔ تورات شریف کو ہر سات سال کے بعد پڑھنے کا حکم ضرور تھا لیکن اس

پر عمل صرف دو مرتبہ ہوا جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے۔

دوسری دلیل کا جواب:۔ قاضیوں کے زمانہ کے بعد بنی اسرائیل میں بادشاہت کا سلسلہ شروع ہوا۔ ان کے سب سے پہلے بادشاہ حضرت ساؤلؑ تھے۔ ان کے زمانہ میں توراۃ شریف کو دستور العمل بنانا تو درکنار رہا۔ بلکہ اس کو پڑھا تک نہیں گیا حضرت ساؤلؑ کے بعد حضرت داؤدؑ بادشاہ بنتے ہیں انہوں نے چالیس برس حکومت کی لیکن توراۃ شریف ان کے زمانہ میں بھی پڑھی نہیں گئی اور نہ ان بادشاہوں کے زمانہ میں توراۃ شریف کا ذکر ملتا ہے۔ حضرت داؤدؑ نے اپنی وفات سے قبل حضرت سلیمانؑ کو وصیت فرمائی تھی۔ کہ موسیٰؑ کی شریعت پر عمل کرنا۔ اس شریعت سے مراد صرف دو لوحیں تھیں۔ اگر توراۃ شریف ہوتی تو یقیناً حضرت داؤدؑ اس کو پڑھ کر قوم کو سناتے اور دستور العمل بناتے۔ قرین قیاس بھی یہی بات ہے۔ کہ جس شریعت کی وصیت حضرت داؤدؑ نے فرمائی تھی وہ دو لوحیں تھیں۔ اب توراۃ شریف کو پڑھ کر سنانے اور دستور العمل بنانے کا فرمان بجا نہیں ہے۔

توراۃ شریف اور حضرت سلیمان علیہ السلام:۔

جب حضرت سلیمانؑ حکومت کی باگ ڈور سنبھال لیتے ہیں تو انہوں نے اس صندوق کو کھولا جس میں حضرت موسیٰؑ نے توراۃ شریف کو رکھا تھا۔ تو توراۃ شریف اس صندوق میں نہ تھی۔ جیسا کہ سلاطین اول ۸ : ۹ سے صاف طور پر ظاہر ہے۔ یہ عبارت بھی پڑھ لیجئے۔ "اور اس صندوق میں کچھ نہ تھا۔ سوا پتھر کی ان دو لوحوں کے جن کو وہاں موسیٰ نے حورب میں رکھ دیا تھا"۔

ناظرین کرام: اس عبارت سے یہ تو معلوم ہو گیا۔ کہ توراۃ شریف گم ہو گئی

تھی۔ لیکن یہ معلوم نہیں کہ کس زمانہ میں توراۃ شریف گم ہوئی۔ الحاصل حضرت یوشع بن نونؑ کی وفات کے بعد نہ تو توراۃ شریف کو کسی نے پڑھ کر سنایا نہ اس کو دستور العمل بنایا۔ اور نہ اب توراۃ شریف اس دنیا میں موجود ہے اس کی جلد صرف ایک ہی تھی۔

دوسرا باب

ناظرین کرام:۔ ہم اس باب میں عہد کے صندوق کا مختصر سا حال تحریر کرتے ہیں تاکہ آپ پر خوب واضح ہو جائے کہ صندوق پر کیا کیا گزری؟ کس طرح سے توراۃ شریف گم ہوئی۔ اور کس زمانہ میں گم ہوئی؟ یہ تو آپ کو معلوم ہو گیا۔ کہ بنی اسرائیل گمراہ ہو گئے تھے۔ اس زمانہ میں ان کو توراۃ شریف والے صندوق کا کچھ پتہ نہ تھا کہ کہاں ہے اور کہاں نہیں۔ لیکن مسیحی علماء فرماتے ہیں۔ کہ صندوق سیلا میں سے اس وقت بنی اسرائیل لے آئے تھے۔ جبکہ انہوں نے فلستی کافروں سے شکست کھائی تھی۔ یہ بات سموئیل اوّل ۴:۴ سے بھی ثابت ہوتی ہے۔ لیکن یہ غور کرنے کا مقام ہے جب کہ کئی سالوں سے صندوق کا کچھ پتہ نہ تھا کہ کہاں ہے اور کہاں نہیں۔ اگر بالفرض یہ بات مان بھی لی جائے۔ تب بھی جو بات بنانا چاہتے ہیں نہیں بنتی۔ بنی اسرائیل صندوق کو اس مقصد کے پیش نظر لائے تھے کہ اس کو میدان کارزار میں رکھیں گے۔ تو اس کی برکت سے ہمیں فلستی کافروں پر غلبہ نصیب ہوگا لیکن جب صندوق کو میدان جنگ میں رکھا گیا۔ اور جنگ شروع ہوئی۔ خدا تعالیٰ کا کرنا ایسا ہوا کہ اس صندوق کی کوئی کرامت ظاہر نہ ہوئی۔ بلکہ ان

کو لینے کے دینے پڑ گئے۔ بڑی زبردست خون ریزی ہوئی۔ بنی اسرائیل کو دندان شکن شکست نصیب ہوئی ہر ایک اسرائیلی میدان کارزار سے سر پہ پاؤں رکھ کر اپنے ڈیرے کی طرف بھاگا۔ فلستی کافروں کو فتح نصیب ہوئی۔ یہ معاملہ الٹا کیوں ہوا۔ برکت کی جگہ بنی اسرائیل پہ نحوست کیوں پڑی؟ ان کی بدکرداریوں کے سبب یہ معاملہ رونما ہوا۔ ان کو اپنی جان کے لالے پڑے ہوئے تھے۔ فلستی کافروں نے ان کا ناک میں دم کر رکھا تھا۔ اس مصیبت میں صندوق کا کسی کو خیال نہ تھا۔ ان کے دشمنوں نے صندوق کو اپنے قبضہ میں لے لیا۔ اور اسے اپنے ہمراہ اپنے ملک کو لے گئے۔ بنی اسرائیل اس سے محروم رہ گئے۔ اور صندوق ان کو جدائی کا صدمہ دے گیا۔

صندوق چھن جانے کے صدمہ میں عیلی قاضی کی موت

ایک شخص نے ان حالات کی اطلاع اہل شہر کو دی۔ لوگوں نے صندوق چھن جانے کی وجہ سے شور و غوغا کیا۔ اس شور و غوغا کی آواز عیلی قاضی کے کانوں تک پہنچی، وہی شخص اس قاضی کے پاس آیا۔ قاضی نے اس سے شور و غوغا کی وجہ دریافت کی۔ اس نے عیلی کو بتایا۔ کہ خداوند کے عہد کا صندوق چھن جانے کی وجہ سے لوگوں نے شور و غوغا شروع کر دیا تھا۔ جب قاضی نے سنا۔ کہ خداوند کے عہد کا صندوق چھن گیا ہے۔ تو اس صدمہ کو برداشت نہ کر سکا۔ اسی وقت کرسی سے گر پڑا۔ اور اس کی گردن ٹوٹ گئی۔ بس اسی جگہ خاک کا ڈھیر بن گیا۔ (۱-سموئیل ۴ : ۱۰ تا ۲۲)

صندوق اور کافر فلستی:۔ کافر فلستی صندوق کو اپنے ہمراہ اپنے وطن کو لے گئے تھے انہوں نے اس صندوق کو کئی مختلف مقامات پر رکھا۔ یہ صندوق فلستی کافروں کے ملک میں سات ماہ تک رہا جیسا کہ سموئیل اول ۶ : ۱ میں درج ہے۔ بنی اسرائیل نے اس صندوق کو دوبارہ

حاصل کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی۔ آخرکار ان کافروں پر وبا پڑی۔ وبا بھی اس وقت نازل ہوئی جبکہ صندوق کو لے جا چکے تھے جب صندوق کو چھین کر لے جا رہے تھے۔ اس وقت ان پر کوئی آفت نازل نہیں ہوئی۔ خدا تعالےٰ جانے اس میں کیا حکمت پنہاں تھی۔ آخرکار فلستی کافر تنگ آ گئے تب انہوں نے نجومیوں سے دریافت کیا کہ اس صندوق کو کیا کریں۔ نجومیوں نے کہا کہ کچھ سونے کی چیزیں بنا کر ایک صندوقچہ میں وہ سونے کی چیزیں رکھ دی جائیں۔ اس صندوقچہ کو اور صندوق کو گاڑی پر رکھ کر دیا جائے اور اس گاڑی کے ساتھ گائیوں کو جوت دیا جائے اور اس گاڑی کو ہانک دیا جائے۔ اور خود سردار اس کے پیچھے پیچھے رہیں۔ فلستی کافروں نے نجومیوں کے کہنے پر عمل کیا۔ اور خود گاڑی کے پیچھے پیچھے چلتے رہے۔ یہ گاڑی چلتی چلتی بیت شمس کے لوگوں کے پاس آ کر رک گئی۔

صندوق اور بیت شمس کے لوگ:- جب یہ گاڑی بیت شمس کے لوگوں کے پاس آ کر ٹھہر گئی۔ یہ لوگ گیہوں کی فصل کاٹ رہے تھے جب انہوں نے اچانک خداوند کے عہد کے صندوق کو دیکھا تو خوشی میں پھولے نہ سما سکے۔ اسی مسرت اور خوشی میں ان لوگوں نے صندوق کو کھول کر اس کے اندر جھانکا۔ صرف اسی جرم میں پچاس ہزار اور ستّر آدمیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ قریت یعریم کے لوگوں کو پیغام بھیجا گیا کہ فلستی کافر خداوند کے عہد کے صندوق کو چھوڑ گئے ہیں۔ اسے آ کر لے جاؤ۔ تب قریت یعریم کے لوگ آئے۔ اور صندوق کو اپنے ساتھ لے گئے۔ اور صندوق کو ابیناداب کے گھر میں رکھ دیا۔ اس گھر میں بیس برس پڑا رہا۔ بس پڑا ہی رہا۔ جیسا کہ سموئیل اوّل ۷: ۲ میں لکھا ہے۔

ان حالات کے پیش نظر یہی بات سمجھ میں آتی ہے کہ توراۃ شریف فلستی کافروں

کے ہاتھوں اسی زمانہ میں گم ہوئی۔ اگر عیسائی علماء ہماری بات کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ تو پھر خود ہی فرما دیں۔ کہ تورات شریف کو کس نے گم کیا؟ کس طرح گم کیا؟ کیوں گم کیا۔؟ کب گم کیا؟۔ اور کہاں گم کیا؟ یہ بات یاد رہے کہ جس طرح ہم نے بائبل سے ثابت کیا ہے کہ تورات شریف گم ہے۔ اسی طرح بائبل ہی سے یہ پانچ باتیں ثابت کی جائیں

اب ہم یہ کہنے میں بالکل سچے ہیں، کہ تورات شریف گم ہے جیسا کہ سلاطین اول سے ظاہر ہے۔ اب صرف تورات شریف کا نام زبان پہ لینے کے لئے رہ گیا ہے۔ اور تورات شریف اس عالم ناپیدار میں موجود نہیں ہے۔

تورات شریف اور حضرت سلیمانؑ کی آخری زندگی

ناظرین کرام! ہم اس مقام پر حضرت سلیمانؑ کی آخری زندگی کا حال تحریر کرتے ہیں جس سے آپ کو بخوبی معلوم ہو جائے گا۔ کہ حضرت سلیمانؑ کی کو تورات شریف سے کوئی دلچسپی نہ تھی۔ بلکہ دلچسپی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا جبکہ ان کے عہد مبارک میں تورات شریف ملتی ہی نہیں۔ حضرت سلیمانؑ نے چالیس برس حکومت کی۔ ان سالوں میں تورات شریف کو ایک مرتبہ بھی پڑھ کر قوم کو نہیں سنایا گیا۔ یہ صرف اس لئے ہوا۔ کہ تورات شریف کو گم کر دیا گیا تھا۔ اب اہلِ کتاب کی الہامی کتاب سے حضرت سلیمانؑ کی آخری زندگی کا حال پڑھ لیجئے۔

۱:۔ اور سلیمان بادشاہ فرعون کی بیٹی کے علاوہ بہت سی اجنبی عورتوں سے یعنی موآبی، عمونی۔ ادومی۔ صیدانی اور حتی عورتوں سے محبت کرنے لگا۔

۲:۔ یہ ان قوموں کی تھیں۔ جن کی بابت خداوند نے بنی اسرائیل سے کہا تھا کہ تم ان کے بیچ نہ جانا اور نہ وہ تمہارے بیچ آئیں کیونکہ وہ ضرور تمہارے دلوں کو

اپنے دیوتاؤں کی طرف مائل کر لیں گی۔ سلیمان ان ہی کے عشق کا دم بھرنے لگا۔

۳:۔ اور اس کے پاس سات سو شاہزادیاں اس کی بیویاں اور تین سو حرمیں تھیں اور اس کی بیویوں نے اس کے دل کو پھیر دیا۔

۴:۔ کیونکہ جب سلیمان بڈھا ہو گیا تو اس کی بیویوں نے اس کے دل کو غیر معبودوں کی طرف مائل کر لیا۔ اور اس کا دل خداوند اپنے خدا کے ساتھ کامل نہ رہا جیسا اس کے باپ داؤد کا دل تھا۔

۵:۔ کیونکہ سلیمان صیدانیوں کی دیوی عستارات اور عمونیوں کے نفرتی ملکوم کی پیروی کرنے لگا۔

۶:۔ اور سلیمان نے خداوند کے آگے بدی کی اور اس نے خداوند کی پوری پیروی نہ کی جیسی اس کے باپ داؤد نے کی تھی۔

۷:۔ پھر سلیمان نے موآبیوں کے نفرتی کموس کے لئے اس پہاڑ پر جو یروشلیم کے سامنے ہے اور بنی عمون کے نفرتی مولک کے لئے بلند مقام بنا دیا۔

۸:۔ اس نے ایسا ہی اپنی سب اجنبی بیویوں کی خاطر کیا جو اپنے دیوتاؤں کے حضور بخور جلاتی اور قربانی گذرانتی تھیں۔

۹:۔ اور خداوند سلیمان سے ناراض ہوا کیونکہ اس کا دل خداوند اسرائیل کے خدا سے پھر گیا تھا جس نے اسے دوبارہ دکھائی دے کر۔

۱۰:۔ اس کو اس بات کا حکم کیا تھا کہ وہ غیر معبودوں کی پیروی نہ کرے پر اس نے وہ بات نہ مانی جس کا حکم خداوند نے دیا تھا۔" دیکھو سلاطین اوّل ۱۱: ۱تا۱۰"

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ حضرت سلیمانؑ آخری عمر میں دین سے پھر گئے تھے اور اس بے دینی کی حالت میں وفات پائی۔ اس پر طرہ یہ کہ حضرت سلیمانؑ نے توبہ بھی نہیں کی جب اس دیندار بادشاہ کا یہ حال ہو تو پھر بعد میں آنیوالے بے دین بادشاہوں کا کیا حال ہوگا؟

تیسرا باب

ناظرین کرام: ہم اس باب میں حضرت سلیمانؑ کی وفات کے بعد کے حالات قلمبند کرتے ہیں۔ بقول عیسائیوں کی الہامی کتاب کے کہ جس بت پرستی کی تعلیم کو حضرت سلیمانؑ نے شروع کیا تھا۔ ان کی وفات کے بعد اس ناپاک اور گندی تعلیم نے بہت ترقی حاصل کی اور ساتھ ہی بنی اسرائیل میں بڑی زبردست پھوٹ پڑ گئی۔ بنی اسرائیل دو فرقوں میں بٹ گئے۔ ایک فرقہ نے ایک سردار یربعام نامی کو اپنا بادشاہ بنایا۔ اور اس سلطنت کا نام اسرائیلی سلطنت رکھا اور دوسرے فرقہ نے حضرت سلیمانؑ کے بیٹے رجعام کو اپنا بادشاہ بنالیا۔ اور اس سلطنت کا نام یہوداہ کی سلطنت رکھا۔ ان دونوں سلطنتوں کے درمیان جنگ ہوتی رہی حتیٰ کہ رجعام اسی کش مکش میں اس دنیا سے کوچ کر گیا۔ اس کے بعد بھی عرصہ تک برابر جنگ جاری رہی۔

اسرائیلی سلطنت کا حال:۔

اسرائیلی سلطنت کا حال سنیئے:

یربعام نے بادشاہ بنتے ہی بنی اسرائیل کو گمراہ کرنا شروع کر دیا۔ خدا کی جگہ بت پرستی کو فروغ دیا۔ اس نے بت خانے بنائے اور لوگوں کو اس طرف لگا دیا یربعام نے صرف اپنا اقتدار قائم رکھنے کے لئے یہ سب کچھ کیا۔ اس نے سوچا کہ لوگ یروشلم کو قربانی گذارنے کے لئے جایا کریں گے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ لوگ وہاں کے بادشاہ کے ساتھ مل کر بغاوت کر دیں۔ اور مجھے قتل کر دیں۔ اس بادشاہ کو یہ خوف ہر وقت لگا رہتا تھا اس لئے اس نے بنی اسرائیل کو یروشلم کو جانے سے

اس بہانہ سے روکا۔ لوگوں کو کہا کہ یروشلم کو جانا تمہاری طاقت سے باہر ہے۔ لوگوں نے بادشاہ کی بات کو تسلیم کر لیا۔ یروشلم کو نہ گئے۔ اب اس بادشاہ نے دو سونے کے بت بنائے اور بنی اسرائیل کو کہا کہ اپنے ان دیوتاؤں کی طرف دیکھو یہی تم کو ملک مصر سے نکال کر لائے تھے۔ اس نے ایک بت کو بیت ایل میں نصب کیا۔ اور دوسرے بت کو دان میں گاڑ دیا۔ بادشاہ نے ان لوگوں کو ان بتوں کی عبادت کرنے کی ترغیب دی۔ بنی اسرائیل کو پہلے ہی بت پرستی سے محبت تھی اور بت پرستی ان کے رگ و ریشہ میں سمائی ہوئی تھی۔ اس لئے بنی اسرائیل نے بادشاہ کے اس حکم کی تعمیل دل و جان سے کی۔ بتوں کی پوجا کرنے لگے اور ان ہی کے نام کی قربانیاں دینے لگے۔ انہوں نے اس گندی تعلیم پر دل کھول کر عمل کیا۔ یہ تمام واقعات سلاطین اوّل ۱۲ : ۲۵ تا ۳۳ میں درج ہیں۔

یہ سلطنت تخمیناً اڑھائی سو سال رہی۔ اس میں اٹھارہ بادشاہ ہوئے اور سب کے سب خود بت پرست اور بت پرستی کو فروغ دینے والے تھے آخر کار خدا تعالےٰ نے ان کو یہ سزا دی۔ کہ ان پر اسوریوں کو مسلط کر دیا۔ اسوریوں نے ان کو ناک چنے چبائے۔ اور بہت لوٹا۔ اور ان کو گرفتار کر کے اپنے ملک کو لے گئے۔ اور ان کی جگہ دوسری بت پرست قوم کو آباد کر دیا جیسا کہ سلاطین دوم ۱۷ : ۶ تا ۱۹ سے ثابت ہے۔

اس سلطنت میں توریت شریف کا نام و نشان تک نہیں ملتا۔ دستور العمل بنانا تو بڑی بات ہے۔ اب آپ ہی خدا لگتی کہیئے کہ مسیحی علمار توریت شریف کی حفاظت کے دعوےٰ میں کس قدر سچے ہیں۔

یہوداہ کی سلطنت کا حال

اب یہوداہ کی سلطنت کے

کارنامے بھی سُن لیجئے۔

اس سلطنت والے اسرائیلی سلطنت کے نقش قدم پر چلے اس سلطنت میں بھی بت پرستی کو بہت چمکایا گیا۔ بعض اوقات کسی اچھے بادشاہ کی وجہ سے بت پرستی کم تو ضرور ہو جاتی تھی۔ لیکن بالکل ختم نہ ہوتی تھی۔ یہ سلطنت تخمیناً تین سو ترانوے سال اور چھ ماہ رہی۔ اس عرصہ میں کل بیس بادشاہ ہوئے ان میں صرف دو چار بادشاہ بت پرست نہ تھے۔ باقی تمام بادشاہ بت پرست اور بت پرستی کو فروغ دینے والے تھے۔ اگر ایک بادشاہ بت پرستی کو کچھ دُور کرتا۔ تو اس کے بعد جو بادشاہ بنتا تھا پہلے سے کئی گنا زیادہ بت پرستی کو چمکاتا اس سلطنت کے زمانہ میں یروشلم کو بارہا دفعہ لوٹا گیا۔ اور اس میں بت رکھے گئے ایک دفعہ یروشلم کی چار سو ہاتھ لمبی دیوار کو گرا دیا گیا۔ آخر کار جب آخز بادشاہ بنا۔ تو اس نے ہر اونچے مقام پر اور پہاڑ پر اور ہر بڑے درخت کے نیچے بت رکھے۔ دیکھو تاریخ دوم باب اٹھائیس ۲۸

اس کی وفات کے بعد اس کا بیٹا حزقیاہ تخت پر بیٹھا۔ تو اس نے کچھ بت پرستی کو دور کیا۔ لیکن بالکل ختم نہ کر سکا۔ پھر اس کی وفات کے بعد اس کا بیٹا منسّا تخت پر بیٹھا۔ تو اس نے تعلیم بت کے لئے مذبحے بنائے یسیریں تیار کیں۔ اور سارے آسمانی لشکر یعنی سورج، چاند اور ستاروں کو سجدہ کیا اور ان کی عبادت کی۔ خداوند کے گھر کے دونوں صحنوں میں سارے آسمانی لشکر کے لئے خدا کے مذبحے بنائے۔ اور یہ بادشاہ شگون مانتا تھا۔ خود جادوگر اور جادوگروں سے میل جول رکھتا تھا۔ اس نے کھودی ہوئی مورتیں بنائیں۔ اور ان مورتوں کو خداوند کے گھر میں نصب کیا کافروں کی رسم کے مطابق اپنے بیٹے کو آگ میں جلا دیا۔ اس بادشاہ نے بنی یہوداہ سے بت پرستی کرائی اور انہیں مرتد بنا دیا

اس بت پرست بادشاہ نے پچپن برس حکومت کی۔ دیکھو سلاطین دوم باب ۲۱ اس کے بعد اس کا بیٹا آمون تخت پر بیٹھا۔ تو اس نے بھی وہی گل کھلائے۔ اس نے صرف دو سال حکومت کی۔ اس کے بعد اس کے بیٹے یوسیاہ کے ہاتھ میں حکومت کی باگ ڈور آگئی۔ بقول اہل کتاب کے یہ بادشاہ عادل تھا حضرت سلیمانؑ سے لے کر اس عادل بادشاہ کی سلطنت کے ستارھویں سال تک تورات شریف کا نام تک نہیں پایا جاتا۔ یہ بات دلیل کی محتاج نہیں۔

تورات شریف کا ملنا

یوسیاہ بادشاہ کی سلطنت کے اٹھارہویں سال خداوند کے گھر میں سے ایک کتاب ملتی ہے جس کو بنی اسرائیل تورات شریف کہتے ہیں۔ لیکن ہمارے نزدیک یہ کتاب ہرگز ہرگز تورات شریف نہ تھی اور اسے ہم دلائل سے ثابت کریں گے۔ اب وہ عبارت تحریر کی جاتی ہے جس کو مسیحی علماء اپنے دعوے میں پیش کرتے ہیں۔

"۸۔ اور سردار کاہن خلقیاہ نے سافن منشی سے کہا کہ مجھے خداوند کے گھر میں توریت کی کتاب ملی ہے۔ اور خلقیاہ نے وہ کتاب سافن کو دی اور اس نے اس کو پڑھا۔

۹:۔ اور سافن منشی بادشاہ کے پاس آیا اور بادشاہ کو خبر دی کہ تیرے خادموں نے وہ نقدی جو ہیکل میں ملی لے کر ان کارگزاروں کے ہاتھ میں سپرد کی جو خداوند کے گھر کی نگرانی رکھتے ہیں۔

۱۰:۔ اور سافن منشی نے بادشاہ کو یہ بھی بتایا کہ خلقیاہ کاہن نے ایک کتاب میرے حوالہ کی ہے اور سافن نے اسے بادشاہ کے حضور پڑھا۔

۱۱۔ جب بادشاہ نے توراۃ کی کتاب کی باتیں سُنیں۔ تو اپنے کپڑے پھاڑے بارہواں فقرہ چھوڑ دیا ہے۔ تیرہویں فقرے کا آخری حصّہ .... کہ ہمارے باپ دادا نے اس کتاب کی باتوں کو نہ سُنا کہ جو کچھ اس میں ہمارے بارے میں لکھا ہے۔ اس کے مطابق عمل کرتے" (سلاطین دوم ۲۲ : ۸ تا ۱۳ اور ایسے ہی تاریخ دوم ۳۴ : ۱۴ تا ۲۰ میں درج ہے)

ناظرینِ کرام ! جن دونوں کتابوں سے مسیحی علماء نے توراۃ ملنے کا ثبوت مہیا کیا ہے، ہم ان کتابوں کو سچائی کی کسوٹی پر پرکھتے ہیں۔ اگر یہ دونوں کتابیں سچی ثابت ہو گئیں تو یہ بھی اپنے ثبوت میں سچے ہیں۔ اگر یہ کتابیں معیارِ صداقت پر پوری نہ اتریں۔ تو مسیحی علماء بھی اپنے ثبوت میں سچے نہیں ہیں۔

سلاطین دوم	تاریخ دوم
(۱) باب ۸۔ فقرہ ۲۶ میں اخزیاہ کی عمر سلطنت کرنے کے وقت بائیس ۲۲ سال لکھی ہے	۲۲ : ۲ میں اخزیاہ کی عمر سلطنت کرنے کے وقت بیالیس ۴۲ سال لکھی ہے۔
(۲) ۲۴ : ۸ میں یہویاکین کی عمر سلطنت کرنے کے وقت اٹھارہ برس لکھی ہے۔	۳۶ : ۹ میں یہویاکین کی عمر سلطنت کرنے کے وقت آٹھ سال لکھی ہے
(۳) ۲۴ : ۱۷ میں صدقیاہ کو یہویاکین کا چچا لکھا ہے۔	۳۶ : ۱۰ میں صدقیاہ کو یہویاکین کا بھائی لکھا ہے۔

ان غلطیوں کے علاوہ ان کتابوں میں اور بھی بہت سی غلطیاں پائی جاتی ہیں ہم نے صرف تین غلطیوں کو تحریر کیا ہے، کیونکہ عقل مند کو اشارہ ہی کافی ہوتا ہے، نیز شریعت میں دعویٰ کو ثابت کرنے کے لئے دو یا تین گواہوں کی

ضرورت ہے۔ دیکھو تمتھیس کے نام پولوس رسول کا پہلا خط باب ۵ فقرہ ۱۹
ہم نے احسن طریقہ سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ جن کتابوں سے تورات ملنے کا ثبوت پیش کیا جا رہا ہے۔ وہ کتابیں صداقت کے معیار پر پوری نہیں اترتیں اور وہ کتابیں قابلِ اعتبار نہیں۔ اور ان غیر معتبر اور غلط کتابوں سے دلیل پیش کرنا انصاف سے بعید ہے۔

اب ہم بادشاہ سلیمانؑ کی حکومت کے حالات اور ان کے بعد کے شاہانِ بنی اسرائیل کے حالات کا مقابلہ کرتے ہیں تاکہ ان حالات سے بھی آپ کو صاف صاف معلوم ہو جائے کہ تورات شریف کے ملنے کا دعویٰ کرنا درست نہیں۔

حضرت سلیمانؑ کی حکومت کے حالات	شاہانِ بنی اسرائیل کی حکومتوں کے حالات
بنی اسرائیل اتفاق و اتحاد سے زندگی بسر کرتے تھے اور ان کی ایک ہی حکومت تھی۔	بنی اسرائیل میں بڑی زبردست پھوٹ پڑ گئی تھی۔ اور ان کی دو حکومتیں بن گئی تھیں۔ ان دونوں حکومتوں کی آپس میں کئی سال برابر جنگ جاری رہی۔
یروشلم کو تعمیر کیا گیا۔	یروشلم کو بارہا دفعہ برباد کیا گیا۔
یروشلم پر کسی نے حملہ نہیں کیا۔	یروشلم پر بارہا دفعہ حملے کئے گئے۔
خداوند کا گھر محفوظ تھا	خداوند کا گھر کئی مرتبہ لوٹا گیا۔
خداوند کے گھر میں بتوں کا نام و نشان	خداوند کے گھر کے دونوں صحنوں

نہ تھا	میں اندر نہ باہر کونے کونے میں بت نہ رکھے گئے۔
خدا پرستی تھی بت پرستی کا رواج نہ تھا	خدا پرستی نہ تھی بت پرستی کا عام رواج تھا۔
غیر معبودوں کے نام کی قربانیاں نہیں کی جاتی تھیں۔ غیر معبودوں کو سجدے نہیں کئے جاتے تھے۔ کافروں کی رسموں پر عمل نہیں کیا جاتا تھا۔	غیر معبودوں کے نام کی عام قربانیاں کی جاتی تھیں۔ غیر معبودوں کو سجدے کئے جاتے تھے۔ کافروں کی رسموں پر عمل کیا جاتا تھا۔

جب دینداری اور امن و چین کا زمانہ ہے تو تورات شریف گم ہے۔ اور جب انتشار پیدا ہو گیا۔ دینداری ختم ہو گئی۔ بت پرستی کمال کو پہنچ گئی تو تورات شریف مل گئی۔ اس پر طرہ یہ کہ وہ صندوق موجود تھا لیکن تورات شریف نہ تھی۔ اور اس بادشاہ کے زمانے میں صندوق کا نام و نشان بھی نہ تھا اور تورات شریف مل گئی تھی۔

ع۔ سوچنے کی بات ہے اسے بار بار سوچ

الحاصل ان حالات کے پیشِ نظر تورات شریف ملنے کا دعویٰ کرنا۔ اور ساتھ ہی یہ کہنا کہ ایک بھی حرف ضائع نہ ہوا تھا محض سینہ زوری ہے۔

ایک اور طرز سے

حضرت یوشع بن نونؑ کی وفات کے بعد سے لیکر شمسون تک[۳۷۰] تخمیناً تین سو ستر سال بنتے ہیں۔ اس دراز مدت میں تورات شریف کو پڑھ کر سنانا تو درکنار رہا بلکہ اس صندوق کا بھی ذکر نہیں ملتا جس میں تورات شریف تھی۔ اس سے

ایک قدم اور آگے چلیئے۔ حضرت سموئیلؑ کی وفات کے بعد سے کر یوسیاہ بادشاہ کے ستارہویں سال تک تخمیناً چار سو سینتیس ۴۳۷ سال کی مدت بنتی ہے۔ اس طویل مدت میں صندوق کا ذکر تو پایا جاتا ہے۔ لیکن تورات شریف کا ذکر نہیں ملتا۔ اس عرصہ دراز میں صرف دو مرتبہ تورات شریف کا نام پایا جاتا ہے۔ وہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ ایک تو یہ ہے۔ کہ حضرت داؤدؑ نے حضرت سلیمانؑ کو حضرت سیدنا موسےؑ کی شریعت پر چلنے کی وصیت فرمائی تھی وہ الفاظ ملاحظہ فرمائیے۔

۱:۔ اور داؤد کے مرنے کے دن نزدیک آئے سو اس نے اپنے بیٹے سلیمان کو وصیت کی اور کہا کہ۔

۲:۔ میں اسی راستہ جانے والا ہوں۔ جو سارے جہان کا ہے۔ اس سے تو مضبوط ہو اور مردانگی دکھا۔

۳:۔" اور جو موسے کی شریعت میں لکھا ہے اس کے مطابق خداوند اپنے خدا کی ہدایت کو مان کر اس کی راہوں پر چل اور اس کے آئین پر اور اس کے فرمانوں اور حکموں اور شہادتوں پر عمل کر تاکہ جو کچھ تو کرے اور جہاں کہیں تو جائے سب میں تجھے کامیابی ہو۔" سلاطین اول ۲: ۱ تا ۳۔

سوال تو یہ ہے کہ خود حضرت داؤدؑ نے اپنی چالیس سالہ حکومت میں کیوں پڑھ کر قوم کو نہ سنایا۔ میرے خیال میں حضرت موسےؑ کی شریعت سے مراد پتھر کی دو لوحیں تھیں۔ تورات شریف اس سے مراد نہ تھی۔ اگر اس سے مراد تورات شریف ہوتی۔ تو خود کیونکر اسے پس پشت ڈال سکتے تھے۔ اور دوسری دفعہ اس تورات شریف کا نام اس وقت آتا ہے۔ جب کہ حضرت سلیمانؑ نے صندوق کو کھولا تھا بس اس مدت دراز میں صرف دو مرتبہ اس کتاب کا نام پایا جاتا ہے۔ حضرت سلیمانؑ نے اس وصیت پر جو عمل کیا تھا وہ تو آپ پڑھ چکے ہیں اور تورات

شریف پر عمل کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جبکہ تورات شریف حضرت سلیمانؑ کے زمانہ سے پہلے کی گم تھی۔ الغرض دونوں مدتوں کو جمع کر لینے سے آٹھ سو چودہ سال بنتے ہیں۔ ان سالوں میں تورات شریف لاپتہ تھی۔ اتنی مدت گزرنے کے بعد تو تورات شریف ملنے کا دعویٰ کرنا انسان کے لئے حیرت اور تعجب کا مقام ہے۔ اور ساتھ ہی یہ کہنا کہ تورات شریف کا ایک بھی حرف ضائع نہ ہوا تھا۔ بالکل صحیح سالم تھی محض لوگوں کو اپنے اوپر ہنسنے کی دعوت دینا ہے۔

سوچئے تو سہی

جبکہ یوسیاہ بادشاہ کی حکومت کے ستارھویں سال تک کاہن اور باقی لوگ خداوند کے گھر میں رات دن کھلم کھلا آتے جاتے تھے۔ ان سالوں میں تورات شریف کیوں نہ ملی۔ اور یہ کیسے پتہ چل گیا کہ یہ وہی تورات شریف ہے۔ جسے خود حضرت سیدنا موسےٰؑ نے لکھ کر صندوق میں رکھا تھا۔ جبکہ عادل بادشاہ کاہن اور باقی لوگ تورات شریف کے مضامین سے بالکل واقف نہ تھے۔ اور تورات شریف کی نقلیں بھی نہیں ہوئی تھیں۔ جلد صرف ایک ہی تھی۔ جو حضرت سلیمانؑ کے زمانہ سے پہلے کی گم تھی۔ اگر تورات شریف کی نقلیں موجود ہوتیں۔ تو عادل بادشاہ کو تعجب کرنے اپنے کپڑے پھاڑنے اور یہ کہنے کی کیا ضرورت تھی۔ کہ ہمارے آباؤ اجداد نے اس کو نہیں پڑھا۔

ہمارے نزدیک

ہمارے نزدیک یہ ہے کہ کسی یہودی نے بادشاہ کی نیک نیتی کو دیکھ کر ایک کتاب لکھی جس میں جھوٹی سچی زبانی روایات کو جمع کر دیا۔ پھر اس کتاب کو خداوند کے گھر میں پھینک دیا۔ خلقیاہ کاہن کو یہ کتاب مل گئی اور اس کتاب

کو توراتِ شریف تسلیم کر لیا گیا۔ جس طرح پہلے بادشاہ بتوں اور آسمانی لشکر کو سجدے کرتے تھے۔ حقیقت میں یہ بت اور آسمانی لشکر سجدوں کے لائق نہ تھے۔ عین اسی طرح یہ کتاب بھی حقیقت میں توراتِ شریف نہ تھی۔ مسیحی علماء فرماتے ہیں کہ توراتِ شریف کو حضرت موسےٰؑ نے خود لکھا تھا۔ اور جو آج کل ان کے ہاتھوں میں تورات ہے۔ اس میں حضرت سیدنا موسےٰؑ کی وفات کا حال۔ کل عمر اور قبر کا ذکر موجود ہے۔ پس ان باتوں سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ جس توراتِ شریف کو حضرت موسےٰؑ نے لکھا تھا۔ اس میں ان حالات کا ذکر نہ تھا۔ اور آج کل جو ان کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ حضرت موسےٰؑ کی توراتِ شریف نہیں ہے۔ ہم نے دلائل کی روشنی میں یہ بات ثابت کر دی، کہ توراتِ شریف ملنے کا دعویٰ کرنا باطل ہے۔ بہر حال اس وقت بنی اسرائیل نے اس کتاب کو توراتِ شریف تسلیم کر لیا تھا لیکن حقیقت میں یہ کتاب توراتِ شریف نہ تھی۔

چوتھا باب

ناظرین کرام! اب ہم تسلیم کی ہوئی تورات کا حال بیان کرتے ہیں۔ کہ شاہانِ بنی اسرائیل اور دوسرے کافر بادشاہوں نے اس کے ساتھ کیا سلوک کیا، اور یہ کیسے برباد کی گئی؟

شاہِ مصر فرعون کی چڑھائی

یوسیاہ بادشاہ کے ایام میں شاہِ مصر فرعون نکوشاہ اسود پر حملہ کرنے کے لئے دریائے فرات کو گیا۔ یوسیاہ بادشاہ اس کا مقابلہ کرنے کے لئے نکلا۔ شاہِ

مصر نے اس کو قتل کر دیا۔ یوسیاہ کے قتل ہو جانے کے بعد بنی اسرائیل نے اس کے بیٹے یہوآخز کو اپنا بادشاہ بنا لیا۔ اس بادشاہ نے خداوند کی نظر میں بدی کی۔ فرعون نکو نے اسے قید کر لیا۔ تاکہ یروشلم میں حکومت نہ کرنے پائے۔ اس کی جگہ الیاقیم کو بادشاہ بنایا۔ اس کا نام بدل کر یہویاقیم رکھا۔ اور خراج مقرر کیا یہوآخز کو فرعون نکو اپنے ملک میں لے گیا۔ یہوآخز ملک مصر میں آ کر مر گیا۔

بخت نصر کا پہلا حملہ

یہویاقیم کے ایام سلطنت میں بنوکدنضر یعنی شاہ بابل بخت نصر نے یروشلم پر حملہ کیا۔ یہویاقیم نے اس کی غلامی میں رہنا منظور کر لیا۔ تین سال تک بخت نصر کا غلام رہا۔ پھر اس کے بعد غلامی سے پھر گیا۔ پھر اس پر اور مصیبتیں آنا شروع ہو گئیں اور انہی مصیبتوں میں یہویاقیم مر گیا۔

بخت نصر کا دوسرا حملہ

یہویاقیم کی موت کے بعد اس کا بیٹا یہویاکین تخت پر بیٹھا۔ اس نے وہی کجروی اختیار کی۔ جو پہلے بادشاہ اختیار کر چکے تھے۔ ان دنوں میں بخت نصر کے خادموں نے یروشلم پر حملہ کر دیا۔ اور شہر کا محاصرہ کر لیا۔ محاصرہ کے دنوں میں بخت نصر یروشلم میں آیا۔ اس نے آتے ہی بڑے بڑے سرداروں اور ارکین سلطنت کو گرفتار کر لیا۔ اور ان کے علاوہ اٹھارہ ہزار آدمیوں کو بھی قید کر لیا۔ خداوند کے گھر کو لوٹ کر اس کے سب برتنوں کو توڑ پھوڑ ڈالا اور شاہی محل کے خزانے بھی لوٹ لیے۔ اس بادشاہ کی جگہ متیناہ کو بادشاہ مقرر کیا۔ اور اس کا نام بدل کر صدقیاہ رکھا۔ ..... لوٹ کا سارا مال اور

تمام اسیران کو اپنے ہمراہ اپنے ملک بابل کو لے گیا۔ یہ تمام واقعات سلاطین دوم میں درج ہیں۔

بخت نصر کا تیسرا حملہ

جب صدقیاہ بادشاہ بن گیا۔ تو اس نے کوئی نیک کام سرانجام نہ دیا اور شاہ بابل کی غلامی سے منحرف ہو گیا۔ شاہ بابل نے غصے میں آ کر بہت زبردست حملہ کیا۔ اور بہت ہی زیادہ طوفان برپا کیا۔ بنی اسرائیل کو ایسے ناک چنے چبائے کہ ان کو چھٹی کا دودھ یاد آ گیا۔ اس سے پیشتر بنی اسرائیل پر ایسا زبردست حملہ نہ ہوا تھا۔ میرے خیال میں بنی اسرائیل کی تاریخ میں یہ حملہ بہت بڑی اہمیت رکھتا ہو گا۔ بخت نصر نے صدقیاہ بادشاہ کے سامنے اس کے بیٹوں کو ذبح کر ڈالا۔ اور بادشاہ کی آنکھیں نکال ڈالیں۔ اسے زنجیروں میں جکڑ کر اور بہت سے بنی اسرائیل کو گرفتار کر کے بابل کو لے گیا۔ جیسا کہ سلاطین دوم باب پچیس سے ثابت ہے۔

اس حملہ کی کیفیت بنی اسرائیل کی الہامی کتاب تاریخ دوم ۳۶ : ۱۷ تا ۲۰ میں درج ہے۔ جس کو ہم اس مقام پر تحریر کرتے ہیں۔

" ۱۷۔ چنانچہ وہ کسدیوں کے بادشاہ کو ان پر چڑھا لایا۔ جس نے ان کے مقدس کے گھر میں ان کے جوانوں کو تلوار سے قتل کیا اور اس نے کیا جوان مرد کیا کنواری کیا بڈھا یا عمر رسیدہ کسی پر ترس نہ کھایا۔ اس نے سب کو اس کے ہاتھ میں دے دیا۔

۱۸۔ اور خدا کے گھر کے سب ظروف کیا بڑے کیا چھوٹے اور خداوند کے گھر کے خزانے اور بادشاہ اور اس کے سرداروں کے خزانے یہ سب وہ بابل کو لے گیا۔

۱۹: اور انہوں نے خدا کے گھر کو جلا دیا اور یروشلیم کی فصیل ڈھا دی اور
اس کے تمام محل آگ سے جلا دیئے۔ اور اس کے سب قیمتی ظروف کو برباد کیا
۲۰: اور جو تلوار سے بچے وہ ان کو بابل کو لے گیا اور وہاں وہ
اس کے اور اس کے بیٹوں کے غلام رہے جب تک فارس کی سلطنت
شروع نہ ہوئی"

ان حالات کے پیشِ نظر ہر وہ انسان جس میں ذرہ بھر بھی انصاف ہو گا یہی کہے گا۔ کہ جس کتاب کو تورات شریف تسلیم کیا گیا تھا اسے بخت نصر نے جلا کر راکھ کر دیا تھا اس تورات کی بھی ایک ہی جلد تھی۔ اس تورات کے ساتھ غیروں نے یہ سلوک کیا۔

شاہان بنی اسرائیل اور تسلیم کی ہوئی تورات

شاہان بنی اسرائیل نے جو اس تورات کے ساتھ سلوک کیا اس کا حال بھی سن لیجئے۔

یوسیاہ بادشاہ نے کل اکتیس ۳۱ برس حکومت کی۔ اس کی سلطنت کے سترہ ۱۷ سال گزر چکے تھے۔ جب ایک کتاب کو تورات شریف تسلیم کیا گیا تھا اور باقی چودہ سالوں میں تورات کو صرف ایک مرتبہ پڑھ کر تمام بنی اسرائیل کو سنایا گیا اور اس تورات سے کوئی بھی نسخہ نقل کر کے تیار نہیں کیا گیا۔

یوسیاہ بادشاہ کے قتل ہو جانے کے بعد یہو آخز تخت پر بیٹھا اس نے تین ماہ حکومت کی۔ اس کے بعد یہویاقیم نے سلطنت سنبھالی۔ اس نے گیارہ برس سلطنت کی۔ اس کے بعد یہویاکین بادشاہ بنا۔ اس نے تین ماہ حکومت کی اس کے بعد حکومت کی باگ ڈور صدقیاہ کے ہاتھوں میں دے دی گئی۔ اس

نے گیارہ سال حکومت کی۔ ان چاروں بادشاہوں کی حکومت ساڑھے بائیس برس رہی۔ ان سالوں میں نہ تو تورات کو پڑھ کر لوگوں کو سنایا گیا اور نہ اُسے دستور العمل بنایا گیا اور نہ اس سے نقلیں تیار کی گئیں۔ الغرض یہ تورات بخت نصر کے ہاتھوں جل کر راکھ بن گئی اور بنی اسرائیل کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جدائی کا صدمہ اپنی نشانی دے گئی۔

اب صرف تورات شریف کا نام زبان پر لینے کے لئے پہلے کی طرح باقی ہے۔

تورات کو عذرا نے لکھا تھا

جب بہادر نوجوان بنی اسرائیل ستر سالہ بابل کی اسیری سے رہا ہو کر یروشلم میں واپس تشریف لائے۔ تو بقول مسیحیوں کے کہ اس وقت عذرا نے تورات کو لکھا تھا۔ اس بات کو یہ لوگ عذرا سے ثابت کرتے ہیں۔ ان کی دلیل ملاحظہ فرمایئے:۔

"یہی عذرا بابل سے گیا۔ اور وہ موسٰے کی شریعت میں جسے خداوند اسرائیل کے خدا نے دیا تھا ماہر فقیہہ تھا۔......عذرا ۷:۶

اس دلیل کا جواب لکھنے سے پیشتر ہم کہتے ہیں کہ یہ کہنا کہ عذرا کو عزرا نبی ؑ نے لکھا تھا۔ سراسر باطل ہے۔ اس مقام پر تین دلیلوں سے ثابت کیا جائے گا، کہ عزرا کو عزرا نبی ؑ نے نہیں لکھا تھا۔

پہلی دلیل

مندرجہ بالا فقرہ سے روز روشن کی طرح ثابت ہو رہا ہے۔ کہ اس کتاب کو عزرا نبی ؑ نے نہیں لکھا۔ اگر عزرا نبی ؑ لکھنے والے ہوتے تو وہ اپنے منہ میاں مٹھو نہ بنتے۔

دوسری دلیل

اگر اس کتاب کو عزرا نبی نے لکھا ہوتا، تو اپنے آپ کو متکلم کے صیغوں سے لکھتے نہ کہ غائب کے صیغوں سے۔ دوسرے لفظوں میں یوں سمجھئے "یہی عزرا" کی جگہ "میں عزرا" اور "وہ" کی جگہ "میں" ہوتا۔ کیونکہ لکھنے کا رواج اس زمانہ میں بھی ایسا ہی تھا جیسا کہ آجکل ہے، تسکین کے لئے دیکھئے۔ نحمیاہ۔ گو یہ کتاب بھی ہمارے نزدیک الہامی نہیں ہے لیکن اس کو لکھنے والا اپنے آپ کو متکلم کے صیغوں سے تحریر کرتا ہے جس سے یہ تو بات ثابت ہوگئی کہ لکھنے کا طریقہ اس وقت بھی ایسا ہی تھا جیسا کہ آج کل ہے۔

تیسری دلیل

نحمیاہ	عزرا
باب ۷ فقرہ ۱۰ میں بنی ارخ کی تعداد چھ سو باون ۶۵۲ لکھی ہے۔	باب ۲: ۵ فقرہ میں بنی ارخ کی تعداد سات سو پچھتر ۷۷۵ لکھی ہے۔
۷: ۱۱ میں بنی پخت موآب کی تعداد دو ہزار آٹھ سو اٹھارہ ۲۸۱۸ درج ہے۔	۲: ۶ میں بنی پخت موآب کی تعداد دو ہزار آٹھ سو بارہ ۲۸۱۲ درج ہے۔
۷: ۱۳ میں بنی زتو کی تعداد آٹھ سو پینتالیس تحریر کی ہوئی ہے۔	۲: ۸ میں بنی زتو کی تعداد نو سو پینتالیس تحریر کی ہوئی ہے۔

ان غلطیوں کے علاوہ ان کتابوں میں اور بھی بہت سی غلطیاں پائی جاتی ہیں ہم نے صرف تین غلطیوں کو ہی تحریر کیا ہے، کیونکہ عیسائی لوگ تثلیث کے قائل ہیں۔ ان دونوں کتابوں سے یقیناً ایک غلط اور ایک صحیح ہے، لیکن یہ معلوم

نہیں کہ کون سی غلط اور کونسی صحیح ہے۔ بہر حال یہ دونوں کتابیں غیر معتبر ہیں۔

اگر بالفرض حضرت عزرا نبیؑ نے اس کتاب کو روح القدس کی مدد سے لکھا تھا تو یہ غلطیاں کیوں؟ اور اگر روح القدس یعنی الہام سے نہیں لکھا تو غیر الہامی ٹھہری۔ غیر الہامی کتاب کو بائبل میں کیوں جگہ دی ہوئی ہے؟

عجیب مشکل میں پھنسا سینے والا چاک و داماں کا
ادھر ٹانکا ادھر اُدھڑا ادھر ٹانکا ادھر ادھڑا

حقیقت یہ ہے کہ یہ کتاب عزراؑ کے سوا کسی اور شخص نے لکھی اور اسے عزراؑ کی طرف منسوب کر دیا۔ اس غیر الہامی اور غیر معتبر کتاب سے ہمارے لئے دلیل لانا بے سود ہے۔

مسیحی علماء کو

مسیحی علماء کو یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیئے۔ کہ ہم لوگ بائبل کی صرف ایک دو کتابوں کی تحریف کے قائل نہیں بلکہ بائبل کی تمام کتابوں کی تحریف کے قائل ہیں۔ جب بائبل کی صداقت ابھی زیر بحث ہے۔ اس سے ہمارے سامنے دلیل پیش کرنا بیکار اور انصاف کے قطعی منافی ہے۔ اس وقت تک بائبل سے کوئی دلیل نہیں مانی جائے گی۔ جب تک بائبل کی ہر ایک کتاب کا سند کے لحاظ سے الہامی ہونا ثابت نہ ہو جائے۔

دلیل کا جواب

چلو ہم فرض کر لیتے ہیں۔ کہ عزرا کو عزرا نبیؑ نے لکھا تھا تب بھی ان کی دلیل نہیں بنتی کیونکہ جس عبارت کو دلیل میں پیش کیا جا رہا ہے۔ اس عبارت سے صرف عزراؑ کا حضرت سیدنا موسےٰؑ کی شریعت کا ماہر اور فقیہ ہونا ثابت ہوتا

ہے۔ اور تورات لکھنے کا ذکر تک نہیں پایا جاتا۔ دلیل دعویٰ کے مطابق نہ ہونے کی وجہ سے دلیل باطل ہوگئی۔

عزراؑ کی لکھی ہوئی تورات کا حال

ناظرین کرام! اوّل تو ہم نے دلائل کی روشنی میں ثابت کر دیا۔ کہ عزراؑ نے تورات کو نہیں لکھا تھا چلو ہم پھر بھی فرض کر لیتے ہیں۔ کہ تورات کو عزراؑ نے لکھا تھا اب اس تورات کا حال بھی سُن لیجئے۔ کہ اس پہ کیا گزری۔ اور کس طرح سے برباد ہوئی؟

انطاکس سوریا کا بادشاہ گزرا ہے: اس نے یروشلم پر دو حملے کئے، بنی اسرائیل کو ان دونوں حملوں میں بڑا زبردست روحانی، جانی اور مالی نقصان اٹھانا پڑا۔

انطاکس کا پہلا حملہ

اس نے پہلی دفعہ یروشلم پہ حملہ کیا بہت سے یہودیوں کو قتل کیا اور اس کو جتنا بھی مال ملا۔ اسے اپنے ملک کو لے گیا۔ ہم اس مقام پر اس حملہ کی کیفیت مکابین اول ۱: ۲۳ و ۲۴ سے نقل کرتے ہیں:۔

اور اس نے چاندی اور سونا اور نفیس ظروف اور جو کچھ پوشیدہ خزانوں میں پایا گیا۔ لے لیا۔ ۲۴۔ اور سب کچھ اٹھا کر اپنے ملک کو لوٹ گیا۔ بعد اس کے کہ اس نے بہت خون بہایا اور بڑی کفر گوئی کی"۔

انطاکس کا دوسرا حملہ

پہلے حملے کے دو سال بعد انطاکس نے اپنے ایک سردار کو بہت فوج دے کر

یروشلم کی طرف بھیجا۔ اس سردار نے چکنی چپڑی باتیں کر کے بنی اسرائیل کو اپنے مکر و فریب کے جال میں پھنسالیا اور پھر ناگہاں یروشلم پر حملہ کر دیا۔ بنی اسرائیل کو بہت بری طرح شکست دی۔ اور بہت سے اسرائیلیوں کو قتل کر دیا۔ عورتوں اور بچوں کو گرفتار کر لیا۔ شہر کا مال و متاع لوٹ لیا۔ اور مویشیوں پر بھی قبضہ کر لیا۔ یروشلم کو آگ لگا کر جلا دیا۔ ان واقعات کے بعد ساڑھے تین برس تک بنی اسرائیل کے ساتھ یہ سلوک ہوتا رہا۔ کہ شریعت کی کتابوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر جلایا جاتا۔ جس کے پاس شریعت کی کوئی کتاب ملتی اسے قتل کر دیا جاتا۔ اور جو کوئی شریعت پر عمل کرتا تھا۔ اسے موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا۔ مفصل حالات مکابین اوّل ۱ : ۲۹ تا ۶۱ میں درج ہیں۔ ان میں سے ہم صرف چھ فقرے نقل کرتے ہیں :۔

" ۵۶۔ اور شریعت کے جتنے طومار پائے جاتے تھے۔ وہ پھاڑ کر آگ میں جلا دیئے جاتے تھے، ۵۷۔ اور جس کسی کے پاس عہد کا طومار پایا گیا یا جو کوئی شریعت کو عمل میں لاتا تھا وہ شاہی فرمان کے مطابق قتل کر دیا جاتا تھا۔

۵۸۔ اور اسی طرح اسرائیل کے ان لوگوں کے ساتھ جو شہروں میں پکڑے جاتے تھے، ماہ بہ ماہ سختی سے سلوک ہوتا رہا۔

۵۹۔ مہینے کی پچیسویں تاریخ میں اس بھینٹ گاہ پر جو مذبح پر بنائی ہوئی تھی بھینٹ چڑھائی جاتی تھی۔ ۶۰۔ اور جو عورتیں اپنے بچوں کا ختنہ کراتی تھیں وہ فرمان کے مطابق قتل کر دی جاتی تھیں۔ ۶۱۔ ان کے بچے ان کی گردنوں کے ساتھ لٹکا دیئے جاتے تھے اور ان کے گھر والے اور ختنہ کرنے والے بھی ہلاک کر دیئے جاتے تھے۔" اب اس کی مزید تائید و تصدیق کے لیے پادری جے علی بخش صاحب کی وہ عبارت جو اس نے تفسیر زبور مزمور ۷۴ کے تحت تحریر کی ہے نقل

کی جاتی ہے۔

"اس بادشاہ کی غرض یہ تھی کہ یہودی دین کو ملیامیٹ کر دے اس نے ہیکل کو ناپاک کیا اور اس کے مذبح کی جگہ ایک بت نصب کیا اور وہاں زیوس اولمپس دیوتا کے آگے قربانیاں چڑھائیں شریعت کی جتنی کتابیں ملیں۔ ان کو برباد کیا اور بگاڑا۔ اور ان کتابوں کے رکھنے پر سزائے موت کا حکم دیا۔ بہت اسرائیلی مرتد ہو گئے۔ لیکن انہوں نے مذہب کی تبدیلی پر موت کو ترجیح دی" "تفسیر زبور مطبوعہ پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی انار کلی بازار لاہور۔ ص ۲۰۳

ان حالات کے پیش نظر ہم یقین سے کہتے ہیں کہ عزرا کی لکھی ہوئی تورات کو بھی پھاڑ کر نذر آتش کر دیا گیا اور یہ تورات بھی بنی اسرائیل کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے داغِ مفارقت دے گئی۔ جلد اس کی بھی صرف ایک ہی تھی۔

شہزادہ طیطس رومی کا حملہ

ان واقعات کے بعد جس کتاب کو تورات شریف تسلیم کر لیا گیا تھا۔ اب اس کا حال بھی سن لیجئے:۔

ان حملوں کے بعد شہزادہ طیطس رومی نے یروشلم پر حملہ کیا۔ یروشلم اور خداوند کے گھر کو آگ لگا کر برباد کر دیا۔ یہ تورات بھی خداوند کے گھر میں تھی۔ جب خداوند کے گھر کو جلایا گیا۔ تو یہ بھی ساتھ ہی جل کر راکھ بن گئی۔ ان حالات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ان کا یہ "فرمان" کہ تورات شریف ہمارے پاس بالکل صحیح و سالم موجود ہے۔ بجا نہیں ہے۔ ان کے علاوہ بنی اسرائیل کو اور جو واقعات پیش آئے ان کو اس مقام پر چھوڑتا ہوں۔

یار زندہ صحبت باقی

پانچواں باب

ناظرین کرام!

ہم اس باب میں ایسے فقرات تحریر کریں گے جن سے روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے گا۔ کہ یہ تورات حضرت سیدنا موسےٰؑ کی نہیں ہے اور نہ حضرت سیدنا موسےٰؑ نے اسے تحریر فرمایا۔ اگر بالفرض یہ بات تسلیم بھی کر لی جائے کہ اس کو حضرت کلیم اللہؑ نے تحریر فرمایا تھا۔ تو نتیجہ یہ نکلے گا۔ کہ ان فقرات کو بعد میں کسی نے عمداً بڑھا دیا۔ پس ہمارا دعویٰ تورات میں تحریف واقع ہونے کا ثابت ہو جائے گا۔ لطف یہ ہے کہ ان فقرات کے بارے میں عیسائی مذہب کے بڑے بڑے علماء اپنی کتابوں میں بڑے زور سے شور مچا رہے ہیں۔ کہ ان فقرات کو یقینی طور پر حضرت موسیٰؑ نے نہیں لکھا۔ بلکہ بعد میں کسی نبی یا کسی اور شخص نے ان فقرات کو تورات میں الحاق کر دیا۔ بہر حال عقل مند اور انصاف پسند آدمی کو ان دونوں باتوں میں سے ایک کا ضرور قائل ہونا پڑیگا۔ کہ اگر بالفرض تورات حضرت موسےٰؑ کی لکھی ہوئی ہے تو لکھے جانے والے فقرات تحریف کا بین ثبوت ہیں۔ ان فقرات کو بعد میں تحریر کیا جائے گا پہلے دو باتوں کو غور سے سن لیں۔ اور ان باتوں کو پلے باندھ لیں۔

پہلی بات

کہ ہمارے نزدیک تحریف کا مطلب کیا ہے؟ ہمارے نزدیک تحریف کا مطلب یہ ہے کہ کلام کو بدل دینا۔ گھٹا دینا یا بڑھا دینا یا بالکل گم کر دینا۔ یہ سب کام تحریف میں شامل ہیں۔

دوسری بات

مسئلہ تحریف پر گفتگو کرنے سے قبل اس کی تعریف کرا لینی چاہیئے۔ لیکن عیسائی علماء تحریف کی تعریف نہیں کرتے۔ بس یہی "فرما" دیتے ہیں کہ ان کتابوں میں تحریف ہو ہی نہیں سکتی۔

پیدائش کی تحریف پر تین دلیلیں

پہلی دلیل: پیدائش باب ۱۴ فقرہ ۱۴ "جب ابرام نے سنا کہ اس کا بھائی گرفتار ہوا تو اس نے اپنے تین سو اٹھارہ مشّاق خانہ زادوں کو لے کر دان تک ان کا تعاقب کیا۔"

استدلال: حالانکہ پہلے زمانہ میں دان کا نام دان نہ تھا بلکہ لیس تھا۔ لیس شہر کے لوگ امن و چین سے زندگی بسر کرتے تھے۔ حضرت یوشع بن نون عؑ کی وفات کے بعد بنی اسرائیل نے لیس پر حملہ کر دیا۔ اہل لیس کو قتل کیا۔ شہر کو آگ لگا کر جلا دیا۔ فتح کر لینے کے بعد اس شہر کو از سر نو آباد کیا۔ تو اس وقت شہر لیس کا نام بدل کر دان رکھا جیسا کہ قضات ۱۸ : ۲۷ تا ۲۹ میں درج ہے۔

اگر اس کتاب کو حضرت سیدنا موسےٰ عؑ نے لکھا ہوتا تو دان تحریر نہ فرماتے بلکہ لیس تحریر فرماتے۔ پس اس سے معلوم ہوا کہ اس کتاب کا لکھنے والا کوئی ایسا شخص ہے جس کے لکھنے سے قبل دان شہر آباد ہو چکا تھا نیز اسی فقرہ میں ایک جھوٹ لکھا ہوا ہے۔ وہ جھوٹ یہ ہے کہ حضرت سیدنا ابراہیم عؑ کو حضرت لوط عؑ کا بھائی لکھا ہے حالانکہ اسی کتاب ۱۱ : ۲۷ میں حضرت لوط عؑ کو حضرت ابراہیم عؑ کا بھتیجا لکھا ہے۔ مسیحی علماء اس الہامی کتاب کی ایسی "گوہر فشانیوں" کو تنہائی میں سوچتے تو ضرور رو ہوں گے اور ہماری یاد بھی آجاتی ہو گی۔

دوسری دلیل:۔ پیدائش ۱۳: ۱۸ "اور ابرام نے اپنا ڈیرہ اٹھایا اور ممرے کے بلوطوں میں جو حبرون میں ہیں جا کر رہنے لگا اور وہاں خداوند کے لئے ایک قربان گاہ بنائی"۔

استدلال:۔ حبرون ایک گاؤں کا نام تھا۔ یہ گاؤں فلسطین کے ملک میں تھا۔ بنی اسرائیل نے فلسطین کو حضرت سیدنا موسےٰ ؑ کی وفات کے بعد فتح کیا تھا۔ فلسطین کو فتح کرنے سے پہلے اس گاؤں کا نام قریت اربع تھا۔ بنی اسرائیل نے جس وقت اس ملک کو فتح کر لیا تو اس وقت قریت اربع کا نام تبدیل کر کے حبرون رکھا۔ دیکھو یشوع ۱۴: ۱۵۔ اگر اس کتاب کو حضرت سیدنا موسےٰ ؑ نے تحریر فرمایا ہوتا۔ تو قریت اربع تحریر فرماتے نہ کہ حبرون۔ پس ہمارا دعویٰ صاف طور پر ثابت ہو گیا۔

تیسری دلیل:۔ پیدائش ۳۶: ۳۱ "یہی وہ بادشاہ ہیں جو ملک ادوم پر پیشتر اس سے کہ اسرائیل کا کوئی بادشاہ ہو مسلط تھے"۔

استدلال:۔ اس فقرہ سے ثابت ہوا کہ اس کتاب کو حضرت سیدنا موسےٰ ؑ نے تحریر نہیں فرمایا۔ بلکہ اس کتاب کا لکھنے والا کوئی ایسا شخص ہے جس کے زمانہ میں بنی اسرائیل کے بادشاہوں کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا اور چند بادشاہ گزر چکے تھے۔ بنی اسرائیل کے سب سے پہلے بادشاہ حضرت ساؤل ؑ ہیں۔ دیکھو سموئیل اوّل باب ۱۰: ۱۔

یاد رہے کہ حضرت ساؤل ؑ حضرت سیدنا موسےٰ ؑ کی وفات کے تخمیناً پونے چار سو سال بعد ہوئے ہیں۔ ایک دلیل ہمارے پاس ایسی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ کتاب حضرت کلیم اللہ ؑ کے تخمیناً ساڑھے چار سو سال بعد لکھی گئی ہے۔ ان دلائل کے علاوہ ہمارے پاس اور بھی دلائل ہیں۔ لیکن ہم تین پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔ کیونکہ شریعت میں دو یا تین گواہوں کی ضرورت ہے۔ دیکھو تیمتھیس ۵: ۱۹۔

کتاب خروج کی تحریف پر دو دلیلیں

پہلی دلیل :۔ خروج ۲ : ۱۱ اتنے میں جب موسٰے .... الخ

خروج ۳ : ۱ اور موسٰے .... الخ

خروج ۴ : ۱ تب موسٰے .... الخ

خروج ۵ : ۱ اس کے بعد موسٰے ...... الخ

استدلال :۔ ان تمام فقرات سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ یہ کتاب حضرت سیدنا موسٰےؑ کی تحریر فرمائی ہوئی نہیں ہے۔ اگر حضرت سیدنا موسٰےؑ نے اس کتاب کو تحریر فرمایا ہوتا تو اپنے آپ کو متکلم کے صیغوں سے تحریر فرماتے نہ کہ غائب کے صیغوں سے۔

دوسری دلیل :۔ خروج ۱۶ : ۳۵ "اور بنی اسرائیل جب تک آباد ملک میں نہ آئے یعنی چالیس برس تک من کھاتے رہے۔ الغرض جب تک وہ ملک کنعان کی حدود تک نہ آئے من کھاتے رہے۔"

استدلال :۔ اس فقرہ سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ اس کتاب کو کسی ایسے شخص نے لکھا ہے جس کے یہ کتاب لکھنے سے قبل بنی اسرائیل ملک کنعان میں پہنچ چکے تھے اور من کھانا موقوف ہو چکا تھا۔ بنی اسرائیل حضرت سیدنا موسٰےؑ کی وفات کے بعد ملک کنعان میں پہنچے تھے۔ اس ملک میں پہنچ کر انہوں نے شام کے وقت عید فسح منائی۔ اور اس عید کے دوسرے یا تیسرے دن بعد من کا کھانا موقوف ہوا۔ جیسا کہ یشوع ۵ : ۱۱ و ۱۲ میں درج ہے۔

کتاب گنتی کی تحریف پر دو دلیلیں

پہلی دلیل :۔ گنتی ۲۱ : ۳ ۔ "اور خداوند نے اسرائیل کی فریاد سنی اور کنعانیوں کو ان کے حوالہ کر دیا۔ اور انہوں نے ان کو اور ان

کے شہروں کو نیست و نابود کر دیا۔ چنانچہ اس جگہ کا نام بھی حرمہ پڑ گیا۔

استدلال:۔ ان الفاظوں سے صاف طور پر ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ کتاب حضرت سیدنا موسےٰؑ کی تصنیف نہیں ہے۔ کیونکہ بنی اسرائیل کلیم اللہؑ کی وفات کے بعد ملک کنعان میں آئے۔ اور یہ قتل و غارت کا واقعہ تو حضرت یشوع بن نونؑ کی وفات کے بعد ہوا۔ جیسا کہ قضات ۱ : ۷ سے ظاہر ہوتا ہے۔

پس ثابت ہوا کہ یہ حضرت سیدنا موسےٰؑ کی لکھی ہوئی نہیں ہے۔ بلکہ کسی ایسے آدمی نے اسے لکھا ہے جس کے وقت میں یہ واقعہ ہو اور شہر کا نام حرمہ پڑ چکا تھا۔

دوسری دلیل:۔ گنتی ۲۱ : ۱۴ " اسی سبب سے خداوند کے جنگ نامہ میں یوں لکھا ہے " ...... الخ

استدلال:۔ یہ فقرہ ببانگِ دہل اعلان کر رہا ہے۔ کہ اس کتاب کا لکھنے والا حضرت سیدنا موسےٰؑ کے علاوہ کوئی اور آدمی ہے اور اس نے خداوند کے جنگ نامہ سے واقعات نقل کر کے اس کتاب میں لکھے ہیں، اس جنگ نامہ کا اور اس کے مصنف کا کوئی سراغ نہیں ملتا اور نہ یہ پتہ چلتا ہے کہ یہ جنگ نامہ کس زمانے میں لکھا گیا۔ اگر یہ الہامی کتاب تھی تو اب الہامی بائبل میں کیوں نہیں ہے؟

ع کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

کتاب استثناء کی تحریف پر تین دلیلیں

پہلی دلیل:۔ استثناء ۲ : ۱۲ " اور پہلے شعیر میں حوری قوم کے لوگ بسے ہوئے تھے۔ لیکن بنی عیسو نے ان کو نکال دیا۔ اور ان کو اپنے سامنے سے نیست و نابود کر کے آپ ان کی جگہ بس گئے جیسے اسرائیل

نے اپنی میراث کے ملک میں کیا ۔ جیسے خداوند نے ان کو دیا۔)

اِستدلال :۔ یہ فقرہ جس سے اسرائیل نے ...... الخ اس امر کی بین دلیل ہے کہ یہ کتاب حضرت موسےؑ کی لکھی ہوئی نہیں ہے۔

آپ غور فرمائیں کہ اس فقرہ کو خطوط وحدانی میں لکھا ہوا ہے یہ بھی اس امر کی بین دلیل ہے کہ یہ فقرہ حضرت سیدنا موسےٰ علیہ السلام نے تحریر نہیں فرمایا۔

دوسری دلیل :۔

استثنار ۳ : ۱۱ (کیونکہ رفائیم کی نسل میں سے فقط بسن کا بادشاہ عوج باقی رہا تھا۔ اس کا پلنگ لوہے کا بنا ہوا تھا اور وہ بنی عمون کے شہر ربّہ میں موجود ہے اور آدمی کے ہاتھ کے ناپ کے مطابق نو ہاتھ لمبا اور چار ہاتھ چوڑا ہے۔)

استدلال :۔ اس فقرہ کا حال بھی پہلے فقرے کی طرح ہے یہ فقرہ بھی حضرت سیدنا موسےؑ علیہ السلام کا لکھا ہوا نہیں ہے۔

اس فقرہ کو بھی خطوط وحدانی میں لکھا ہے۔ دال میں کچھ تو کالا کالا ہے۔

تیسری دلیل :۔

استثنار ۳۴ : ۵ تا ۱۰۔

۵۔ پس خداوند کے بندہ موسےٰ نے خداوند کے کہے کے موافق وہیں موآب کے ملک میں وفات پائی۔ ۶۔ اور اس نے اسے موآب کی ایک وادی میں بیت فغور کے مقابل دفن کیا۔ پر آج تک کسی آدمی کو اس کی قبر معلوم نہیں۔ ۷۔ اور موسےٰ اپنی وفات کے وقت ایک سو بیس برس کا تھا اور نہ تو اس کی آنکھ دھندلانے پائی اور نہ اس کی طبعی قوت کم ہوئی۔ ۸۔ اور بنی اسرائیل موسےٰ کے لئے موآب کے میدانوں میں تیس دن تک روتے رہے۔ پھر موسےٰ کے لئے ماتم کرنے اور رونے پیٹنے کے دن ختم ہوئے۔ ۹۔ اور نون کا بیٹا یشوع دانائی کی روح سے معمور تھا کیونکہ موسےٰ نے اپنے ہاتھ اس پر رکھے

تھے اور بنی اسرائیل اس کی بات مانتے رہے اور جیسا خداوند نے موسےٰ کو حکم دیا تھا انہوں نے ویسا ہی کیا۔

استدلال:۔ ان تمام فقرات سے روز روشن کی طرح ظاہر ہو رہا ہے کہ اس کتاب کو حضرت سیدنا موسےٰ علیہ السلام نے تحریر نہیں فرمایا بلکہ کسی ایسے شخص نے اسے لکھا ہے جس کے یہ کتاب لکھنے سے قبل حضرت سیدنا موسےٰ علیہ السلام وفات پا چکے تھے اور حضرت یوشع بن نونؑ خلیفہ ہو چکے تھے۔

چھٹے فقرہ کے الفاظ آج تک تو صاف صاف بتا رہے ہیں کہ یہ کتاب حضرت سیدنا موسےٰ علیہ السلام کی لکھی ہوئی نہیں ہے کیونکہ یہ الفاظ قریب کے زمانہ کے لئے مستعمل نہیں کئے جاتے اور آخری فقرہ بھی ہمارے حق میں شہادت دے رہا ہے اور یہ بتا رہا ہے کہ جس آدمی نے اس کتاب کو لکھا ہے اس کے لکھنے سے پہلے بنی اسرائیل میں بعض انبیاء گزر چکے تھے اور ان میں سے کوئی بھی حضرت موسےٰؑ علیہ السلام کی مانند نہ ہوا تھا۔

مسیحی عُلماء کے پانچ سوالات

ناظرین کرام: ہم اس مقام پر مسیحی عُلماء کے پانچ سوالوں کو نقل کرتے ہیں اور بعد میں ان کے ترتیب وار جوابات تحریر کریں گے۔

پہلا سوال:۔ کس نے تحریف کی؟ تیسرا سوال:۔ کیوں تحریف کی؟
دوسرا سوال:۔ کب تحریف کی؟ چوتھا سوال:۔ کہاں تحریف کی؟
پانچواں سوال:۔ کس طرح تحریف کی؟

مسیحی علمار کی طرف سے یہ سوالات ایک پمفلٹ میں کئے گئے ہیں۔ اس پمفلٹ کا نام "رد و بدل" ہے۔ اس پمفلٹ کو مسیحی اشاعت خانہ ۳۶ فیروز پور روڈ لاہور نے شائع کیا ہے۔ یہ ہیں وہ سوالات جو مسیحی علمار نے ایڑی چوٹی کا زور لگا کر اور خون پسینہ ایک کر کے ہم اہلِ اسلام پر کئے ہیں اور انہوں نے اپنے خیال کے مطابق میدان مار لیا ہے اور تیس مار خاں بن بیٹھے ہیں۔ لیکن ان کو شاید یہ معلوم نہ ہو کہ ابھی ان کے بہت سے دوست جواب دینے والے زمین پر موجود ہیں۔ اب ہم ان سوالات کے جوابات تحریر کرتے ہیں۔

پہلے سوال کا جواب

استثنار ۳۴ : ۵ تا ۱۰ - ان فقرات میں حضرت سیدنا موسےٰ علیہ السلام کی وفات کی کیفیت وفات، کل عمر۔ اور قبر کا ذکر موجود ہے۔ ہم یقینی طور پر یہ کہتے ہیں کہ ان فقرات کو حضرت کلیم اللہ ؑ نے تورات شریف میں نہیں لکھا تھا اور نہ مسیحی علمار کا بھی اس بات پر اتفاق ہے۔

پس جس نے یہ باتیں اپنی طرف سے اس کتاب میں لکھ دیں اس نے تحریف کی۔ اس شخص کا نام وہی ہے جس کا اس مقام پر نام لیا جاتا ہے۔

دوسرے سوال کا جواب

جس وقت اس شخص نے ان فقرات کو اپنی طرف سے تورات شریف میں لکھ دیا تھا اس وقت تحریف ہوئی تھی۔

تیسرے سوال کا جواب

اس شخص نے جس مقصد کے پیشِ نظر یہ کام سرانجام دیا اس کو اپنا مقصد معلوم ہو گا۔

چوتھے سوال کا جواب

جس جگہ اس نے تورات شریف میں یہ باتیں لکھ دیں اس جگہ تحریف ہوئی۔

پانچویں سوال کا جواب

جس طرح اس آدمی نے تورات شریف میں یہ باتیں تحریر کر دیں اسی طرح تحریف ہو گئی۔

ناظرین کرام! ہم نے ان پانچوں سوالوں کے ترتیب وار جوابات تحریر کر دیئے ہیں۔ جس انسان میں ذرہ بھر بھی انصاف ہو گا اس کو سوائے تسلیم کے چارہ نہ ہو گا۔

کتاب احبار کی تحریف پر ۲ دو دلیلیں

پہلی دلیل:۔ احبار تورات کے وسط میں ہے جب اس سے دو پہلی کتابوں اور دو بعد کی کتابوں میں تحریف ثابت ہو چکی ہے تو یہ کب تحریف سے پاک رہی۔ اگر بالفرض اس کا وسط میں ہونا تسلیم نہیں کیا جاتا تو پھر جب چار کتابوں کی تحریف ثابت ہو گئی۔ تو یہ کتاب کب تحریف سے محفوظ رہی۔

دوسری دلیل:۔ یہ کتاب بھی حضرت سیدنا موسےٰ علیہ السلام کی تحریر فرمائی ہوئی نہیں ہے کیونکہ اس کتاب میں حضرت سیدنا موسےٰ ؑ کو غائب کے صیغوں سے لکھا گیا ہے۔ اگر خود حضرت کلیم اللہ ؑ نے اسے لکھا ہوتا۔ تو یقیناً اپنے آپ کو متکلم کے صیغوں سے تحریر فرماتے۔ پس ہمارا دعویٰ ثابت ہو گیا۔

ناظرین کرام! ہم نے دلائل کی روشنی میں یہ بات ثابت کر دی ہے کہ حضرت سیدنا موسٰے علیہ السلام نے تورات کو تحریر نہیں فرمایا تھا۔ اگر بالفرض یہ بات تسلیم کی کرلی جائے۔ تو پھر دیانتداری سے اس بات کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ بعد میں کسی نے تورات شریف میں تحریف کر دی۔ مسیحی علمار کا اس بات پہ اتفاق ہے کہ تورات شریف میں تحریف تو نہیں ہوئی۔ لیکن اس میں ایسے فقرات موجود ہیں جن کو کسی آدمی نے تورات شریف میں تحریر کر دیا ہے۔ یہ لوگ ان فقرات کو الحاقی فقرات سے تعبیر کرتے ہیں۔ اگر یہ الحاقی فقرات تحریف نہیں ہیں۔ تو پھر خدا تعالیٰ جانے کہ ان کے نزدیک تحریف کس جانور کا نام ہے۔ مسیحی علمار کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ ہمارے نزدیک الحاقی فقرات کا دوسرا نام تحریف ہے۔ ان لوگوں نے تحریف سے بچنے کے لیئے الحاقی فقرات کا مسئلہ ایجاد کیا۔ ان کی مثال اس شخص کی مانند ہے۔ جو بارش سے بچنے کی خاطر دوڑے اور پرنالہ کے نیچے اطمینان سے کھڑا ہو جائے۔ آپ ہمارے دلائل کو پڑھ لینے کے بعد حیران ہوتے ہوں گے۔ کہ یہ لوگ ان دلائل سے کیسے جان چھڑاتے اور رہائی پاتے ہیں۔ بس یہ لوگ یہی فرما دیتے ہیں کہ ان الحاقی فقرات میں تحریف نہیں ہے؟

عیسائی مذہب میں حضرت سیدنا موسیٰؑ کا مقام

ہم اس جگہ یہ تحریر کرتے ہیں کہ عیسائی مذہب میں حضرت سیدنا موسٰے علیہ السلام کا مقام کیا ہے۔ حضرت کلیم اللہ کا مقام اس مذہب میں چور اور ڈاکو سے زیادہ نہیں ہے۔ نقل کفر کفر نہ باشد۔

اب وہ مقام بھی پڑھ لیجیے۔ جہاں یہ مقام بیان کیا گیا ہے۔

"انجیل یوحنا باب ۱۰ فقرہ ۸" جتنے مجھ سے پہلے آئے سب چور اور ڈاکو

ہیں مگر بھیڑوں نے ان کی نہ سنی۔"

جب ان کے نزدیک حضرت سیدنا موسےٰ ؑ کا مقام یہ ہو۔ تو پھر ان لوگوں کے نزدیک ایسے آدمی کی کتاب کا کیا مقام ہوگا؟ اور اس کی کتاب سے کیا عقیدت اور محبت ہوگی؟

کسی نے سچ کہا ہے کہ ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور۔

اب ہم آخر میں اپنے دعوے تحریف کی مزید تائید و تصدیق کے لئے دو شہادتیں پیش کرتے ہیں۔ پہلی شہادت پولوس کی ہے اور دوسری شہادت حضرت عیسےٰ ؑ کی ہے۔

پہلی شہادت

"عبرانیوں ۸ : ۱۳۔ "جب اس نے نیا عہد کہا تو پہلے کو پرانا ٹھہرایا اور جو چیز پرانی اور مدت کی ہو جاتی ہے وہ مٹنے کے قریب ہوتی ہے۔"

دوسری شہادت

حضرت عیسےٰ ؑ نے یہودیوں پر تحریف کا الزام لگایا تھا۔ وہ الزام پڑھ لیجے۔ انجیل متی ۱۵ : ۷۔ "پس تم نے اپنی روایت سے خدا کا کلام باطل کر دیا۔"

چھٹا باب

ناظرین کرام :۔ ہم اس باب میں ان الہامی کتابوں کے نام تحریر کرتے ہیں۔ جن کا ذکر تو بائبل میں پایا جاتا ہے۔ لیکن وہ تمام کتابیں بائبل میں نہیں ہیں۔ ان کے نہ ہونے کی وجہ یہی ہے کہ بنی اسرائیل نے ان الہامی کتابوں کی

حفاظت نہیں کی۔ اس لئے وہ تمام کتابیں نیست و نابود ہو گئیں۔

نمبر شمار = ان الہامی کتابوں کے نام جو گم ہیں۔	بائبل کی ان کتابوں کے نام جن میں ان الہامی کتابوں کا ذکر پایا جاتا ہے۔
۱۔ خداوند کا جنگ نامہ	گنتی باب ۲۱ : فقرہ ۱۴
۲۔ آشر کی کتاب۔ یاشر کی کتاب	یشوع ۱۰ : ۱۳ سموئیل دوم ۱ : ۱۸
۳۔ یاہو بن حنانی کی تاریخ کی کتاب	تاریخ دوم ۲۰ : ۳۴
۴۔ سمعیاہ نبی اور عیدو غیب بین کی تاریخ کی کتابیں	تاریخ دوم ۱۲ : ۱۵
۵۔ ناتن نبی کی کتاب	تاریخ دوم ۹ : ۲۹
۶۔ سیلانی اخیاہ کی پیشنگوئی کی کتاب	تاریخ دوم ۹ : ۲۹

ان کتابوں کے علاوہ اور بھی ہیں لیکن ہم ان پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔ عقل مند کو اشارہ ہی کافی ہوتا ہے۔ اگر ان کتابوں کے بارے میں یہ کہا جائے کہ یہ کتابیں غیر الہامی تھیں۔ تو یہ ارشاد بجا نہیں ہے، کیونکہ ان کے نزدیک جن کتابوں میں ان غیر الہامی کتابوں کا ذکر پایا جاتا ہے۔ وہ تو الہامی ہیں۔ ان الہامی کتابوں میں غیر الہامی کتابوں سے حالات کو اخذ کر کے کیوں لکھا گیا اور ان الہامی کتابوں کو کیوں داغ دار بنایا گیا؟

ناظرین کرام! آپ سمجھ ہی گئے ہوں گے کہ ان کو غیر الہامی کہنا دبی زبان سے بائبل کے غیر الہامی ہونے کا تذکرہ کرنا ہے، صاف ہی کیوں نہیں کہہ دیا جاتا، کہ بائبل کو ان غیر الہامی کتابوں سے معرض وجود میں لایا گیا ہے۔ تاکہ نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری۔

ساتواں باب

ناظرین کرام! ہم اس باب میں زبور کے بارے میں تھوڑا سا تحریر کریں گے اور ثابت کریں گے کہ یہ زبور کی کتاب حضرت داؤدؑ کی نہیں ہے۔ اور جو زبور شریف تھی۔ وہ اب موجود نہیں ہے۔ بہر حال زبور شریف بھی تورات شریف کی طرح اس دنیا میں موجود نہیں ہے۔ ہم اس جگہ پادری جے علی بخش صاحب کی لکھی ہوئی تفسیر زبور سے وہ عبارتیں نقل کریں گے جن میں سہو کاتب، عبارت میں نقص اور تحریف ہونے کا کھلے لفظوں میں اقرار کیا گیا ہے جس سے ہمارا دعویٰ روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جائے گا۔

زبور کی کتاب

زبور کی کتاب بھی تورات کی کتاب کی طرح پانچ کتابوں پر مشتمل ہے۔ اور ان پانچوں کتابوں میں کل ایک سو پچاس مزامیر پائے جاتے ہیں

مصنفوں کا حال

مزامیر کے مصنفوں کا حال بھی عجیب ہی ہے۔ ان مزامیر میں سے بعض مزامیر تو ایسے ہیں جن کے مصنفوں کا کچھ پتہ ہی نہیں اور ان پہ نام بھی درج نہیں کئے گئے۔ اگر ان کے متعلق کچھ بھی معلوم ہوتا تو یقیناً ان کو لاوارث نہ چھوڑا جاتا اور ان میں سے بعض مزامیر تو ایسے ہیں جن کی محض خانہ پُری کر دی گئی ہے۔ انہیں بھی کوئی کسی کی طرف منسوب کرتا ہے۔ اور کوئی کسی کی طرف اور ایسے مزامیر بھی

پائے جاتے ہیں، جو مختلف شخصیتوں مثلاً حضرت داؤدؑ، حضرت سلیمانؑ، حضرت موسیٰؑ، میر مغنی اور بنی قورح کی طرف منسوب ہیں۔ بہرحال اس کتاب کو لکھنے والے نے جس کا نام چاہا لکھ دیا اور اس کے نیچے مزمور کو درج کر دیا۔

تصنیف کا زمانہ

جس طرح مزامیر کے مصنفوں میں زبردست اختلاف ہے اور مسیحی علماء حیران ہیں، اسی طرح ان کے زمانہ میں بھی زبردست فرق پایا جاتا ہے۔ بعض مزامیر تو ایسے ہیں جن کو حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ کے زمانہ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ بعضوں کو اس زمانہ کا مانا جاتا ہے جبکہ یروشلم کو غیر قوموں نے برباد کیا ہوا تھا یاد رہے یہ زمانہ حضرت داؤدؑ سے کئی سو سال بعد کا زمانہ ہے۔

زبور کی کتاب کے بارے میں عیسائی علماء کی رائے

مسیحی علماء متقدمین زبور کی ساری کتاب کو حضرت داؤد کی تصنیف مانتے تھے۔ اور زمانہ حال کے علماء اس کتاب کے تھوڑے سے مزامیر کو حضرت داؤدؑ کی تصنیف مانتے ہیں۔ غور کا مقام ہے کہ الہامی کتاب میں اتنا اختلاف۔

ہم کہتے ہیں کہ ایک وقت ایسا بھی آجائے گا جبکہ معاملہ بالکل ہی صاف کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

زبور کی کتاب میں تبدیلی کا اقرار

"اگرچہ بعض نسخے اور ترجمے ان عنوانوں کی تائید نہ کریں پھر بھی ہم ان کو بہیت مجموعی رد نہیں کر سکتے کیونکہ کبھی کبھی یہ دریافت ہوا کہ متن میں کچھ تبدیلی ہو گئی۔"

تفسیر زبور صفحات ۱۵، ۱۶، خط کشیدہ الفاظ کو سوچئے اور پادری صاحب کی

علمی قابلیت کی داد دیجئے۔ اب ہم آپ کو دو غلطیاں ایسی دکھاتے ہیں جن میں اقرار کیا گیا ہے کہ ان دونوں جگہ کاتب کی غلطی ہے۔ یہ لوگ تحریف کو تو تسلیم ہی نہیں کرتے لیکن اسے دوسرے لفظوں میں الحاق یا کاتب کی غلطی کہہ کر اپنے دل کو تسلی دے دیتے ہیں۔ اور اپنے مخالفوں سے رہائی پاتے ہیں۔ لیکن حقیقت میں یہ لوگ ایسا کر کے کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔

کاتب کی پہلی غلطی

"بعض اختلافات کی وجہ تو سہو کاتب ہو گی (مثلاً ۴، ۱۰، ۴۱، ۴۲، ۵۰ آیات میں) بعض تبدیلیاں مولف کی ہونگی۔ مثلاً (۱۱، ۳۲، ۴۵) تفسیر زبور صفحہ ۸۴ زبور ۱۸"

کاتب کی دوسری غلطی

"البتہ اس عنوان میں بارہ ہزار کا ذکر ہے۔ لیکن ۲۔ سموئیل اور ۱۔ تواریخ میں اٹھارہ ہزار کا ذکر ہے۔ اس لئے یہاں سہو کاتب ہو گا" تفسیر زبور ۶۰ صفحہ ۲۵۱۔

عبارت میں نقص

"۴۔ یہ آیت مشکل ہے۔ غالباً عبارت میں کچھ نقص آگیا ہے" تفسیر زبور صفحہ ۲۴۴ زبور ۵۷۔ اب ہم آپ کو ایک ایسی عبارت دکھاتے ہیں جس میں صاف طور پر کھلے الفاظ میں تحریف کا اقرار کیا گیا ہے۔

آخری شہادت

یہ مزمور ذرا تبدیلی کے ساتھ ۱۴ مزمور ہے۔ الوہیم کی بجائے خداوند کا نام یاہواہ آیا ہے جو کہ اس دوسری کتاب کا خاصہ ہے۔ ۱، ۴، ۶، ۷ آیات میں

بھی چند لفظی تبدیلیاں ہیں لیکن ان سے مضمون میں کچھ فرق پیدا نہیں ہوتا۔ البتہ ۵ آیت زبور ۱۴: ۵ سے بہت متفرق ہے۔ اس فرق کی کیا وجہ ہو گی؟ کیا یہ کسی تحریف کا نتیجہ یا سہو کاتب ہے۔ یا عمداً تبدیلی؟ ان دونوں آیتوں میں عبرانی حروف کی مشابہت یہ تقاضا کرتی ہے کہ جس نسخے میں یہ عبرانی حروف تھے وہ شاید دھندلے پڑ گئے اور کاتب نے نقل کرتے وقت اپنی سمجھ کے مطابق ویسے حروف بحال کرتے وقت غلطی کی۔ بعضوں کا یہ خیال ہے کہ مابعد کسی مؤلف نے عمداً تبدیلی کی۔"

تفسیر زبور صفحہ ۲۳۰ زبور ۵۳۔

اب تو ہمارا دعویٰ ثابت ہو گیا۔ اگر اب بھی عیسائی لوگ اپنے پادری صاحب کی نہ مانیں تو ان کی مرضی ہے۔ بہر حال ہم نے دلائل کی روشنی میں اپنا دعویٰ بالکل کھلے طور پر ثابت کر دیا ہے۔ کوئی مانے یا نہ مانے۔ راہ ہدایت پر لانا خدا تعالیٰ کا کام ہے۔

آٹھواں باب

ناظرین کرام! ہم اس باب میں انجیل متی کے بارے میں تحریر کریں گے اور ثابت کریں گے کہ یہ انجیل شریف نہیں ہے۔ بلکہ اس کو کسی نامعلوم آدمی نے لکھا اور اسے خواہ مخواہ انجیل شریف تسلیم کر لیا گیا۔ انجیل شریف عبرانی زبان میں حضرت مسیح پر نازل ہوئی تھی۔

عیسائیوں کا پہلا عقیدہ

عیسائیوں کا اس کتاب کے بارے میں یہ عقیدہ ہے کہ اسے متی نے لکھا جو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا شاگرد تھا۔

عیسائیوں کا دوسرا عقیدہ

عیسائیوں کا اس کتاب کے بارے میں دوسرا عقیدہ یہ ہے۔ کہ اسے متی نے روح القدس کی مدد یعنی الہام سے لکھا تھا لیکن یہ دونوں عقیدے دلائل سے ثابت نہیں ہوتے۔

انجیل متی کو متی نے نہیں لکھا

اب ہم یہ ثابت کرتے ہیں۔ کہ انجیل متی کو متی نے نہیں لکھا۔ اور اس پر ایک ہی دلیل تحریر کریں گے۔

دلیل:۔ انجیل متی ۹ : ۹ "یسوع نے وہاں سے آگے بڑھ کر متی نام ایک شخص کو محصول کی چوکی پر بیٹھے دیکھا، اور اس سے کہا میرے پیچھے ہو لے۔ وہ اٹھ کر اس کے پیچھے ہو لیا"

استدلال:۔ ان الفاظوں سے ثابت ہوتا ہے، کہ اس کتاب کو متی نے نہیں لکھا بلکہ کسی اور آدمی نے لکھا ہے۔ اگر اس کو متی نے لکھا ہوتا تو اپنے آپ کو غائب کے صیغوں کی بجائے متکلم کے صیغوں سے تحریر کرتا کیونکہ لکھنے کا طریقہ اس وقت بھی ایسا ہی تھا جیسا کہ آجکل ہے۔ تسکین کے لئے پولوس کے خطوط کو ملاحظہ فرمایا جائے۔ ان کو لکھنے والا اپنے آپ کو متکلم کے صیغوں سے لکھتا ہے۔ یاد رہے کہ ہمارے نزدیک یہ خطوط بھی الہامی نہیں ہیں۔

انجیل متی انجیل شریف نہیں ہے

اب ہم یہ ثابت کرتے ہیں کہ انجیل متی وہ انجیل شریف نہیں ہے۔ جو حضرت عیسیٰ ؑ پر نازل ہوئی تھی اور اس پر دو دلیلیں تحریر کرتے ہیں۔

پہلی دلیل :۔ مرقس ۱۰ : ۲۹ "یسوع نے کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ ایسا کوئی نہیں جس نے گھر یا بھائیوں یا بہنوں یا ماں یا باپ یا بچوں یا کھیتوں کو میری خاطر اور انجیل کی خاطر چھوڑ دیا ہو"۔

استدلال :۔ ان الفاظوں سے انجیل شریف کا ہونا ثابت ہوتا ہے۔ لیکن یہ چاروں اناجیل مراد نہیں ہیں۔ اور اس جگہ صرف انجیل کا لفظ اور وہ بھی واحد لکھا ہے۔ جس انجیل شریف کا ذکر حضرت مسیحؑ نے فرمایا تھا۔ وہ صرف ایک تھی اور وہ انجیل شریف آج موجود نہیں ہے۔ بلکہ چار اناجیل موجود ہیں۔

دوسری دلیل :۔ یوحنا ۲۰ : ۳۰ "اور یسوع نے اور بہت سے معجزے شاگردوں کے سامنے دکھائے۔ جو اس کتاب میں لکھے نہیں گئے"۔ نیز اسی کتاب کے ۲۱ : ۲۵ "اور بھی بہت سے کام ہیں۔ جو یسوع نے کئے۔ اگر وہ جدا جدا لکھے جاتے تو میں سمجھتا ہوں۔ کہ جو کتابیں لکھی جاتیں۔ ان کے لئے دنیا میں گنجائش نہ ہوتی"۔

استدلال :۔ ان دونوں مقامات سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے۔ کہ ان کتابوں میں حضرت مسیحؑ کے حالات اور معجزات کو لکھا گیا ہے اور ان کتابوں کے نام انجیل متی۔ انجیل مرقس وغیرہ وغیرہ رکھ دیئے گئے ہیں۔ دراصل جو انجیل شریف تھی وہ ان چاروں اناجیل کے علاوہ تھی۔

ہمارے نزدیک انجیل متی نہ متی کی لکھی ہوئی ہے۔ نہ انجیل شریف ہے۔ اور نہ روح القدس کی مدد یعنی الہام سے لکھی گئی ہے۔ کیونکہ اس میں غلطیاں پائی جاتی ہیں۔ انجیل متی کی غلطیوں کو ملاحظہ فرمائیے :۔

پہلی غلطی :۔ انجیل متی ۱ : ۱ "یسوع مسیح ابن داؤد ابن ابرہام کا نسب نامہ"۔ لیکن اسی کتاب کے ۲۲ : ۴۵ "پس جب داؤد

اس کو خداوند ...... الخ ان دونوں فقروں میں سے ایک فقرہ یقیناً غلط ہے۔

دوسری غلطی :۔ متی میں حضرت مسیحؑ کا نسب نامہ لکھا ہے۔ اور ان کی والدہ کا ذکر ہے۔ لیکن عبرانیوں ۷ : ۳ میں ملک صدق کا ذکر ہے۔ اس کے بارے میں الفاظ ملاحظہ ہوں۔ "یہ بے باپ بے ماں بے نسب نامہ ہے۔ نہ اس کی عمر کا شروع نہ زندگی کا آخر بلکہ خدا کے بیٹے کے مشابہ ٹھہرا۔" ان دونوں باتوں میں ایک یقیناً غلط ہے۔

تیسری غلطی :۔ متی ۱ : ۸ ...... "یورام سے عزیاہ پیدا ہوا۔" حالانکہ عزیاہ یورام کے پڑپوتے کا بیٹا تھا۔ تاریخ اول ۳ : ۱۲ "اس کا بیٹا یورام اس کا بیٹا اخزیاہ اس کا بیٹا یوآس اس کا بیٹا امصیاہ اس کا بیٹا عزریاہ۔" دیکھو متی تین پشتیں چھوڑ گیا ہے۔

چوتھی غلطی :۔ متی ۱ : ۱۱ یوسیاہ سے یکونیاہ اور اس کے بھائی پیدا ہوئے۔ حالانکہ تاریخ اول ۳ : ۱۶ میں یکونیاہ کو یوسیاہ کا پوتا لکھا ہے۔ نیز متی نے یکونیاہ کے بھائی لکھے ہیں۔ حالانکہ تاریخ اول میں اس کا کوئی بھائی نہیں لکھا۔ بلکہ یکونیاہ اپنے باپ کا اکلوتا بیٹا تھا۔

پانچویں غلطی :۔ متی ۱ : ۱۲ میں زرّ بابل کو سیالتی ایل کا بیٹا لکھا ہے حالانکہ زرّ بابل اس کا بیٹا نہ تھا۔ بلکہ اس کا بھتیجا تھا۔ اور فدایاہ کا بیٹا تھا دیکھو تاریخ اول باب ۳ فقرات ۱۸ : ۱۹۔

چھٹی غلطی :۔ متی ۱ : ۱۳ میں ابیہود کو زرّ بابل کا بیٹا لکھا ہے۔ حالانکہ زرّ بابل کے کسی بیٹے کا نام ابیہود نہ تھا۔ دیکھو تاریخ اول ۳ : ۱۹۔

ساتویں غلطی :۔ متی ۱ : ۱۷ "پس سب پشتیں ابرہام سے داؤد تک چودہ پشتیں ہوئیں۔ اور داؤد سے لیکر گرفتار ہوکر بابل جانے

تک چودہ پشتیں اور گرفتارہ ہو کر بابل جانے سے لے کر مسیح تک چودہ پشتیں ہوئیں۔"
حالانکہ سیالتی ایل سے لے کر حضرت مسیحؑ تک صرف تیرہ پشتیں بنتی ہیں۔ یاد رہے
کہ یکونیاہ کو پہلے گروہ میں شامل کیا جا چکا ہے۔

آٹھویں غلطی:۔ متی حضرت مسیحؑ کو حضرت سلیمانؑ کے خاندان میں شمار کرتا ہے، اور لوقا ۳: ۳۱ میں ناتن کی اولاد
میں شمار کرتا ہے، حالانکہ یہ دونوں بھائی ہیں۔ (اول تاریخ ۳: ۵)

نویں غلطی:۔ متی نے حضرت ابراہیمؑ سے لے کر حضرت مسیحؑ تک اکتالیس
پشتیں لکھی ہیں۔ اور لوقا نے تین باب میں حضرت ابراہیمؑ سے لیکر حضرت مسیحؑ
تک پچپن پشتیں لکھی ہیں۔

دسویں غلطی:۔ متی ۲۳: ۳۵ .... راستباز ہابل کے خون سے
لے کر برکیاہ کے بیٹے زکریاہ ...... الخ اس جگہ زکریاہ کو برکیاہ کا
بیٹا لکھا ہے، حالانکہ زکریاہ یہویدع کاہن کا بیٹا تھا۔ دیکھو تاریخ دوم ۲۴: ۲۰۔

گیارہویں غلطی:۔ متی ۲۷: ۹ اس وقت وہ پورا ہوا جو یرمیاہ نبی کی معرفت کہا گیا تھا .... الخ یہ عبارت یرمیاہ
میں ہونی چاہیئے تھی لیکن اس کتاب میں موجود نہیں ہے، بلکہ زکریاہ میں اختلاف کے
ساتھ موجود ہے۔ دیکھو زکریاہ باب ۱۱ فقرات ۱۲ و ۱۳۔

ارادہ تو اتنی غلطیاں لکھنے کا نہ تھا، لیکن قدرتی طور پر ان کی تعداد حضرت مسیحؑ
کے شاگردوں کی تعداد جتنی ہو گی، بارھواں شاگرد یہودا اسکریوتی مرتد ہو گیا۔ غور
کا مقام ہے کہ جب متی نے نسب نامہ میں اتنی غلطیاں لکھی ہیں، تو خدا تعالیٰ جانے
آگے چل کر کیا کیا گل کھلائے ہونگے۔ شاید ان غلطیوں پر پردہ ڈالنے کیلئے یہ کہہ دیا
جائے، کہ متی نے نسب نامہ کو روح القدس کی مدد سے نہیں لکھا تھا، لیکن یہ فرمان

تین وجوہات کی بنا پر درست نہیں ہے۔

پہلی وجہ:۔ ہم تو کہتے ہیں کہ ساری کتاب ہی متی کی الہام سے لکھی ہوئی نہیں ہے۔

دوسری وجہ:۔ متی نے انجیل متی میں یہ کسی جگہ پر نہیں لکھا کہ میں نے نسب نامہ کو بغیر روح القدس کی مدد سے اور باقی کتاب کو روح القدس کی مدد سے لکھا ہے۔

تیسری وجہ:۔ متی نے انجیل متی میں جو حالات حضرت مسیحؑ کے قلمبند کیے ہیں ان حالات کو تو خود متی نے آنکھوں سے دیکھا تھا۔ ان کو تو الہام کی ضرورت ہی نہ تھی۔ اور جن بزرگوں کا متی نے نسب نامہ لکھا ہے ان کو تو دیکھا ہی نہ تھا۔ اس نسب نامہ کے لیے تو الہام کی اشد ضرورت تھی۔ اور الہام سے لکھنا چاہیے تھا تاکہ غلطی واقع نہ ہو جائے۔

اگر کہا جائے کہ یہ کاتب کی غلطیاں ہیں۔ تو یہ کہنا بجا نہیں ہے کیونکہ جو کاتب کی غلطیاں ہوتی ہیں۔ ان کو دوسری طباعت میں درست کر دیا جاتا ہے۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ یہ انجیل تو کیا بلکہ بائبل کو بار بار دفعہ چھپوایا گیا پھر بھی یہ غلطیاں موجود ہیں۔ درحقیقت یہ کاتب کی غلطیاں نہیں ہیں۔ "بلکہ روح القدس کی شفقتوں کا نتیجہ ہے"۔

کچھ اور:۔ اب ہم عہد نامہ جدید میں سے تین فقرے نقل کرتے ہیں جن سے صاف صاف ہمارا دعویٰ ثابت ہوتا ہے۔

پہلا فقرہ:۔ متی ۲ : ۲۳ "اور ناصرۃ نام ایک شہر میں جا بسا تاکہ جو نبیوں کی معرفت کہا گیا تھا وہ پورا ہو کہ وہ ناصری کہلائے گا"۔

استدلال:۔ یہ حضرت عیسےٰؑ کے بارے میں بشارت تھی۔ اور پرانے عہد نامہ

میں یقیناً ہونی چاہیئے تھی۔ لیکن نہیں ملتی۔ ڈاکٹر ایچ یو سٹینٹن پی۔ ایچ۔ ڈی نے متی کی تفسیر میں صاف صاف لکھا ہے کہ یہ بشارت عہد نامہ عتیق میں کہیں نہیں ملتی۔ لیجئے صاحب اب تو الحاقی فقرات اور کاتب کی غلطیوں کا سہارا بھی جاتا رہا۔

دوسرا فقرہ:۔ رومیوں ۹ : ۲۵ "چنانچہ ہوسیع کی کتاب میں بھی خدا یوں فرماتا ہے۔ کہ جو میری امت نہ تھی۔ اسے اپنی امت کہوں گا۔ اور جو پیاری نہ تھی اسے پیاری کہوں گا۔"

استدلال:۔ یہ عبارت ہوسیع کی کتاب میں ہونی چاہیئے تھی لیکن نہیں ہے جو تحریف پر دال ہے۔ اب تو بات بالکل کھل کر سامنے آ گئی۔

تیسرا فقرہ:۔ یہوداہ کا عام خط فقرہ ۱۴۔ ان کے بارے میں حنوک نے بھی جو آدم سے ساتویں پشت میں تھا۔ یہ پیشنگوئی کی تھی۔ کہ دیکھو کہ خداوند اپنے لاکھوں مقدسوں کے ساتھ آیا۔"

استدلال:۔ حضرت حنوکؑ نبی کا حال کتاب پیدائش ۵ : ۱۸ تا ۲۴ میں درج ہے۔ لیکن اس جگہ حضرت حنوکؑ کی کوئی بھی پیش گوئی درج نہیں۔

ان تینوں فقروں سے یہ نتیجہ نکلا کہ یا تو نئے عہد نامہ میں اپنی طرف سے لکھ کر انہیں خدا کا کلام کہہ دیا گیا یا عہد نامہ عتیق میں سے ان پیش گوئیوں کو خارج کر دیا گیا۔ دوسرے لفظوں میں یا ان کتابوں میں تحریف ہوئی یا لکھنے والوں نے ان کتابوں میں درست نہیں لکھا۔

ناظرین کرام! اب ہم انجیل متی اور مرقس سے گیارہ فقرے ایسے نقل کرتے ہیں جن میں زمین و آسمان کا فرق ہے اور روح القدس کی رہنمائی ظاہر ہوتی ہے۔

انجیل متی	انجیل مرقس
پہلا فقرہ:۔ باب ۹: فقرات ۹ : ۱۰ نہ سونا	باب ۶: فقرات ۸ : ۹ اور حکم دیا کہ راستے

اپنے کمر بند میں رکھنا نہ چاندی نہ پیسے۔
راستہ کیلئے نہ جھولی لینا نہ دو دو کرتے نہ
جوتیاں نہ لاٹھی۔ کیونکہ مزدور اپنی خوراک
کا حق دار ہے۔" خط کشیدہ الفاظ ا۔ب سے فرق ظاہر ہے

دوسرا فقرہ :- ۱۴ : ۵۔ اور وہ ہر
چند اسے قتل کرنا چاہتا تھا مگر عام لوگوں
سے ڈرتا تھا۔ کیونکہ وہ اسے نبی جانتے تھے۔

تیسرا فقرہ :- ۲۱ : ۲۔ اپنے سامنے
کے گاؤں میں جاؤ۔ وہاں پہنچتے ہی ایک گدھی
بندھی ہوئی اور اس کے ساتھ بچہ پاؤ گے
انہیں کھول کر میرے پاس لے آؤ۔

چوتھا فقرہ :- ۱۵ : ۲۲۔ اور دیکھو
ایک کنعانی عورت ان سرحدوں سے نکلی اور
پکار کر کہنے لگی۔ اے خداوند ابن داؤد مجھ پر
رحم کر۔ ایک بد روح میری بیٹی کو بری
طرح ستاتی ہے۔

پانچواں فقرہ :- ۱۶ : ۵۔ اور شاگرد
پار جاتے وقت روٹی ساتھ لینا بھول

کے لئے لاٹھی کے سوا کچھ نہ لو۔ نہ روٹی۔
نہ جھولی نہ اپنے کمر بند میں پیسے۔ مگر
جوتیاں پہنو اور دو کرتے نہ پہنو۔"

۶ : ۲۰ کیونکہ ہیرودیس یوحنا کو
راستباز اور مقدس آدمی جان کر اس سے
ڈرتا اور اسے بچائے رکھتا تھا اور اس کی
باتیں سن کر بہت حیران ہو جاتا تھا مگر
سنتا خوشی سے تھا۔

۱۱ : ۲۔ اور ان سے کہا کہ اپنے سامنے کے
گاؤں میں جاؤ اور اس میں داخل ہوتے ہی
ایک گدھی کا بچہ بندھا ہوا تمہیں ملے گا۔
جس پر کوئی آدمی اب تک سوار نہیں ہوا۔
اسے کھول لاؤ۔

۷ : ۲۶۔ یہ عورت یونانی تھی اور
قوم کی سورفینیکی اس نے اس سے
درخواست کی کہ بد روح کو اس کی بیٹی
میں سے نکالے۔

۸ : ۱۴۔ اور وہ روٹی لینا بھول گئے تھے
اور کشتی میں ان کے پاس ایک سے زیادہ

گئے تھے۔

چھٹا فقرہ :۔ ۱۹ : ۱۶ و ۱۷ اور
دیکھو ایک شخص نے پاس آ کر اس سے کہا
اے استاد میں کونسی نیکی کروں تاکہ ہمیشہ
کی زندگی پاؤں؟ اس نے اس سے کہا کہ
تو مجھ سے نیکی کی بات کیوں پوچھتا ہے؟
نیک تو ایک ہی ہے لیکن اگر تو زندگی میں
داخل ہونا چاہتا ہے تو حکموں پر عمل کر۔"

ساتواں فقرہ :۔ ۲۰ : ۲۱ اس
وقت زبدی کے بیٹوں کی ماں نے اپنے بیٹوں
کے ساتھ اس کے سامنے آ کر سجدہ کیا اور
اس سے کچھ عرض کرنے لگی۔

آٹھواں فقرہ :۔ ۲۰ : ۳۰ اور
دیکھو دو اندھوں نے جو راہ کے کنارے
بیٹھے تھے یہ سن کر کہ یسوع جا رہا ہے چلا
کر کہا اے خداوند ابن داؤد ہم پر رحم کر۔

نواں فقرہ :۔ ۲۱ : ۱۹ ۔ اور راہ
کے کنارے انجیر کا ایک درخت ......

روٹی نہ تھی۔

۱۰ : ۱۷ و ۱۸ ۔ اور جب وہ باہر نکل
کر راہ میں جا رہا تھا تو ایک شخص دوڑتا
ہوا اس کے پاس آیا۔ اور اس کے
آگے گھٹنے ٹیک کر اس سے پوچھنے لگا
کہ اے نیک استاد میں کیا کروں کہ ہمیشہ کی
زندگی کا وارث بنوں؟ یسوع نے اس سے
کہا تو مجھے کیوں نیک کہتا ہے؟ کوئی نیک
نہیں مگر ایک یعنی خدا۔"

۱۰ : ۳۵ ۔ تب زبدی کے بیٹوں
یعقوب اور یوحنا نے اس کے پاس آ کر
اس سے کہا اے استاد ہم چاہتے ہیں کہ
جو کچھ ہم تجھ سے درخواست کریں تو
ہمارے لئے کرے۔

۱۰ : ۴۶ ۔ اور وہ یریحو میں آئے۔
اور جب وہ اور اس کے شاگرد اور ایک
بڑی بھیڑ یریحو سے نکلتی تھی تو تمائی کا بیٹا
برتمائی اندھا فقیر راہ کے کنارے بیٹھا ہوا
تھا۔

۱۱ : ۲۰ ۔ پھر صبح کو جب وہ ادھر سے گزرے
تو اس انجیر کے درخت کو جڑ تک سوکھا

اسی دم سوکھ گیا۔"

دسواں فقرہ ۱۵ : ۸ "یہ امت زبان سے تو میری عزت کرتی ہے مگر ان کا دل مجھ سے دور ہے ..... الخ

گیارہواں فقرہ ۲۸ : ۱ "اور سبت کے بعد ہفتہ کے پہلے دن پو پھٹتے وقت مریم مگدلینی اور دوسری مریم قبر کو دیکھنے آئیں۔"

ہوا دیکھا۔"

۷ : ۶ "یہ امت ہونٹوں سے تو میری تعظیم کرتی ہے لیکن ان کے دل مجھ سے دور ہیں۔"

۱۶ : ۲ "وہ ہفتہ کے پہلے دن بہت سویرے جب سورج نکلا ہی تھا قبر پر آئیں۔"

ناظرین کرام :۔ اگر چاروں اناجیل سے ایسے فقرات نقل کیے جاتے تو بہت ہو جاتے۔ ہم نے صرف نمونہ کے طور پر گیارہ ہی تحریر کیے ہیں۔ ان فقرات میں سے ہر ایک انسان خود بخود فیصلہ کر سکتا ہے۔ اب مقدس پولوس کی ایک شہادت پیش کرتے ہیں جس میں صاف صاف معلوم ہوتا ہے، کہ اس کے وقت میں ایسے لوگ موجود تھے جو انجیل کو بگاڑنا چاہتے تھے۔ اور اب تک تو کئی سو سال گزر گئے ہیں۔ کیونکر نہ بدلا ہوگا؟

پولوس کی شہادت

گلتیوں کے نام پولوس رسول کا خط ۱ : ۶ و ۷ "میں تعجب کرتا ہوں کہ جس نے تمہیں مسیح کے فضل سے بلایا۔ اس سے تم اس قدر جلد پھر کر کسی اور طرح کی خوشخبری (انجیل) کی طرف مائل ہونے لگے۔ مگر وہ دوسری نہیں البتہ بعض ایسے ہیں جو تمہیں گھبرا دیتے۔ اور مسیح کی خوشخبری (انجیل) کو بگاڑنا چاہتے ہیں۔"

یہ الفاظ مقدس پولوس کے یقیناً پورے ہوئے۔ اب ہم وہ مقامات تحریر کرتے ہیں، جن مقامات پر تحریف کی گئی ہے۔ اس کے تین نمونے پیش کریں گے۔

سنہ ۱۹۵۱ء کا نسخہ برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی انارکلی لاہور

پہلا نمونہ:۔ انجیل متی ۱۹: ۱۶ و ۱۷

اور دیکھو ایک شخص نے پاس آکر اس سے کہا۔ اے استاد میں کونسی نیکی کروں تاکہ ہمیشہ کی زندگی پاؤں؟ اس نے اس سے کہا تو مجھ سے نیکی کی بابت کیوں پوچھتا ہے؟ نیک تو ایک ہی ہے۔ لیکن اگر تو زندگی میں داخل ہونا چاہتا ہے تو حکموں پر عمل کر۔"

سنہ ۱۸۸۰ء کا نسخہ لودیانہ مشن میں باہتمام پادری ویری صاحب

انجیل متی ۱۹: ۱۶ و ۱۷۔ اور دیکھو ایک نے آکے اس سے کہا اے نیک استاد میں کونسا نیک کام کروں کہ ہمیشہ کی زندگی پاؤں۔ اس نے اس سے کہا تو مجھے کیوں نیک کہتا ہے۔ نیک تو کوئی نہیں مگر ایک یعنی خدا پر اگر تو زندگی میں داخل ہونا چاہیے تو حکموں پر عمل کر۔"

دوسرا نمونہ

انجیل متی ۱۰: ۹۔ نہ سونا اپنے کمر بند میں رکھنا نہ چاندی نہ پیسے۔"

انجیل متی ۱۰: ۹ نہ سونا نہ روپا نہ تانبا اپنی کمر میں رکھو۔"

تیسرا نمونہ

یوحنا کا پہلا عام خط ۵: ۷ و ۸ اور جو گواہی دیتا ہے۔ وہ روح ہے۔ کیونکہ روح سچائی ہے۔ اور گواہی دینے والے تین۔ روح اور پانی اور خون اور یہ تینوں ایک ہی بات پر متفق ہیں۔"

یوحنا کا پہلا خط ۵: ۷ و ۸ کہ تین ہیں جو آسمان پر گواہی دیتے ہیں باپ اور کلام اور روح القدس اور یہ تینوں ایک ہیں۔ اور تین ہیں جو زمین پر گواہی دیتے ہیں روح اور پانی اور لہو اور یہ تینوں ایک پر متفق ہیں۔"

اب آپ ہی خدا لگتی کہیئے کہ یہ تحریف نہیں ہے تو اور کیا ہے۔ اگر کوئی اب بھی نہ مانے تو اس کی مرضی ہے۔

نواں باب

ناظرین کرام! ہم اس باب میں تمام بائبل میں سے ایسے مقامات تحریر کرتے ہیں۔ جن میں سے روزِ روشن کی طرح ثابت ہو جائے گا۔ کہ یہ بائبل الہامی نہیں ہے۔ اس باب میں ہم تعداد کی غلطیاں۔ ناموں میں اختلافات اور فقرات کے اختلافات تحریر کرتے ہیں۔ جن سے آپ کو دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی نظر آجائے گا۔

تعداد کی غلطیاں یا تحریف کے مشاہدات

پہلی غلطی:۔ ۲ سموئیل ۲۳: ۸

اور داؤد ...... جس سے آٹھ سو ایک ہی وقت میں مقتول ہوئے۔"

۱۔ تواریخ ۱۱: ۱۱ اور داؤد ...... اس نے تین سو پر اپنا بھالا چلایا۔ اور ان کو ایک ہی وقت میں قتل کیا۔"

دوسری غلطی:۔ ۲ سموئیل ۸: ۱۳

اور داؤد کا بڑا نام ہوا جب وہ نمک کی وادی میں ارامیوں کے اٹھارہ ہزار آدمی مار کر لوٹا۔"

۱۔ تواریخ ۱۸: ۵ ۔ اور جب دمشق کے ارامی ضوباہ کے بادشاہ ہدرعزر کی مدد کرنے کو آئے تو داؤد نے ارامیوں میں سے بائیس ہزار آدمی قتل کئے۔"

تیسری غلطی:۔ ۲ سموئیل ۱۰: ۱۸

اور ارامی اسرائیلیوں کے سامنے سے بھاگے اور داؤد نے ارامیوں کے سات سو رتھوں کے آدمی اور چالیس ہزار سوار قتل کر ڈالے۔ اور ان کی فوج کے سردار سوبک کو ایسا مارا کہ وہ وہیں مر گیا۔"

۱۔ تواریخ ۱۹: ۱۸۔ اور آرامی اسرائیل کے سامنے سے بھاگے اور داؤد نے آرامیوں کے سات ہزار رتھوں کے سواروں اور چالیس ہزار پیادوں کو مارا اور لشکر کے سردار سوفک کو قتل کیا۔"

دیکھو ان دونوں مقاموں میں کتنی غلطیاں ہیں۔

چوتھی غلطی:۔ عزرا ۲: ۱۲

بنی عزجاد ایک ہزار دو سو بائیس۔"

نحمیاہ ۷: ۱۷ عزجاد دو ہزار تین سو بائیس۔"

یاد رہے کہ ان دونوں کتابوں کے ان ہی ابواب میں اور بھی غلطیاں موجود ہیں۔

پانچویں غلطی:۔ ۲۔ سلاطین ۲۴: ۸۔ اور یہویاکین جب سلطنت کرنے لگا تو اٹھارہ برس کا تھا۔"

۲۔ تواریخ ۳۶: ۹ یہویاکین آٹھ برس کا تھا جب وہ سلطنت کرنے لگا۔"

چھٹی غلطی:۔ ۲۔ سموئیل ۲۴: ۱۳

سو جاد نے داؤد کے پاس جا کر اس کو یہ بتایا اور اس سے پوچھا کیا تیرے ملک میں سات برس قحط رہے۔"

۱۔ تاریخ ۲۱: ۱۲ یا تو قحط کے تین برس .... الخ

ساتویں غلطی:۔ ۱۔ سلاطین ۴: ۲۶ اور سلیمان کے ہاں اس

۲۔ تاریخ ۹: ۲۵ اور سلیمان کے پاس گھوڑوں اور رتھوں کے لئے

کے رتھوں کے لئے چالیس ہزار تھان اور بارہ ہزار سوار تھے"۔

چار ہزار تھان اور بارہ ہزار سوار تھے۔ .... الخ

آٹھویں غلطی :۔

۱۔ سلاطین

۵ : ۱۶۔ ان کے علاوہ سلیمان کے تین ہزار تین سو خاص منصبدار ...."

۲۔ تواریخ ۲ : ۲ .... تین ہزار چھ سو آدمی ان کی نگرانی .... الخ

نویں غلطی :۔

۲۔ سموئیل

۲۴ : ۹ اور یوآب نے مردم شماری کی تعداد بادشاہ کو دی سو اسرائیل میں آٹھ لاکھ بہادر مرد نکلے۔ جو شمشیر زن تھے اور یہوداہ کے مرد پانچ لاکھ نکلے"۔

۱۔ تواریخ ۲۱ : ۵ اور یوآب نے لوگوں کے شمار کی میزان داؤد کو بتائی۔ اور سب اسرائیل گیارہ لاکھ شمشیر زن مرد اور یہوداہ چار لاکھ ستر ہزار شمشیر زن مرد تھے"۔

دسویں غلطی :۔

زبور کی کتاب

مزمور ۶۰۔ یوآب نے لوٹ کر وادی شور میں بارہ ہزار ادمیوں کو مارا"۔

۲۔ سموئیل ۸ : ۱۳ .... جب وہ نمک کی وادی میں ارامیوں کے اٹھارہ ہزار آدمی مار کر لوٹا۔

یاد رہے۔ ۱۔ تواریخ ۱۸ : ۵ میں بائیس ہزار لکھا ہے۔ دیکھو تینوں کتابوں میں روح القدس نے کیسی رہنمائی فرمائی ہے۔

گیارہویں غلطی :۔

۲۔ سلاطین

۸ : ۲۶ اخزیاہ بائیس ۲۲ برس

۲۔ تواریخ ۲۲ : ۲ اخزیاہ بیالیس برس کا تھا جب وہ سلطنت کرنے

کا تھا۔ جب وہ سلطنت کرنے لگا اور اس نے یروشلم میں ایک برس سلطنت کی۔ اس کی ماں کا نام عتلیاہ تھا جو شاہ اسرائیل عمری کی بیٹی تھی۔"

لگا۔ اور اس نے یروشلم میں ایک برس سلطنت کی۔ اس کی ماں کا نام عتلیاہ تھا۔ جو عمری کی بیٹی تھی۔"

لطف یہ ہے کہ ۲۔ تواریخ ۲۱ : ۲۰ سے ثابت ہے کہ یہورام جو اخزیاہ کا باپ تھا۔ جب یہورام تخت پر بیٹھا۔ تو بتیس ۳۲ سال کا تھا۔ اور اس نے آٹھ برس سلطنت کی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ جب یہورام مر گیا۔ تو اس وقت اس کی عمر چالیس سال کی تھی۔ یعنی باپ کی عمر وفات تک چالیس سال۔ اور اس کے بیٹے اخزیاہ کی عمر اپنے باپ کی وفات کے وقت بیالیس ۴۲ برس تھی۔ دوسرے لفظوں میں یوں سمجھئے کہ اخزیاہ اپنے باپ سے دو سال بڑا تھا۔ جیسا کہ ۲۔ تواریخ ۲۲ : ۲ میں ہے۔

الغرض ان تمام غلطیوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتابیں روح القدس کی تحریک سے قلمبند نہیں کی گئیں۔

ناظرین کرام! اب ہم ناموں کے اختلافات یا تحریف کے مشاہدات کو آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

پہلا اختلاف

۱۔ تواریخ ۱۸ : ۸ اور ہدرعزر کے شہروں طبحت اور کون سے داؤد بہت سا پیتل لایا جس سے سلیمان نے پیتل کا بڑا حوض اور ستون اور پیتل کے برتن بنائے۔"

۲۔ سموئیل ۸ : ۸ اور داؤد بادشاہ بطاہ اور بیروتی سے جو ہدرعزر کے شہر تھے۔ بہت سا پیتل لے آیا۔"

دیکھو ایک ہی فقرہ میں تین اختلاف پائے جاتے ہیں۔

دوسرا اختلاف

۱۔ تاریخ ۳ : ۵ اور یہ یروشلم میں اس سے پیدا ہوئے سبعا اور سوباب اور ناتن اور سلیمان یہ چاروں عمی ایل کی بیٹی بت سوع کے بطن سے تھے۔"

۲۔ سموئیل ۱۱ : ۳ تب داؤد نے لوگ بھیج کر اس عورت کا حال دریافت کیا اور کسی نے کہا کیا وہ العام کی بیٹی بت سبع نہیں جو حتی اوریا کی بیوی ہے" حضرت سلیمان ؑ اس عورت سے پیدا ہوئے۔ متی ۱ : ۶ -

تیسرا اختلاف

۲۔ سموئیل ۱۰ : ۱۶ ہدرعزر کی فوج کا سپہ سالار سوبک ان کا سردار تھا۔"

۱۔ تواریخ ۱۹ : ۱۶...... پار کے ارامیوں کو بلوایا اور ہدرعزر کا سپہ سالار سوفک ان کا سردار تھا۔"

اور بھی ان کتابوں میں اختلاف ہیں لیکن ہم صرف ان تینوں پر اکتفا کرتے ہیں۔

اب ہم ایسے فقرات نقل کرتے ہیں جن کا آپس میں اختلاف ہے۔

پہلا اختلاف

انجیل متی ۲ : ۱۸ رامہ میں آواز سنائی دی۔ رونا اور بڑا ماتم داخل اپنے بچوں کو رو رہی ہے اور تسلی قبول نہیں کرتی اس لئے کہ وہ نہیں ہیں۔"

یرمیاہ ۳۱ : ۱۵ خداوند یوں فرماتا ہے کہ رامہ میں ایک آواز سنائی دی۔ نوحہ اور زار زار رونا۔ راخل اپنے بچوں کو رو رہی ہے وہ اپنے بچوں کی بابت تسلی پذیر نہیں ہوتی کیونکہ وہ نہیں ہیں۔"

دوسرا اختلاف

انجیل متی ۲ : ۶ ۔ اے بیت لحم یہوداہ کے علاقے تو یہوداہ کے حاکموں میں ہرگز سب سے چھوٹا نہیں ۔ کیونکہ تجھ میں سے ایک سردار نکلے گا جو میری امت اسرائیل کی گلہ بانی کرے گا ۔"

میکاہ ۵ : ۲ ۔ لیکن اے بیت لحم افراتاہ اگرچہ تو یہوداہ کے ہزاروں میں شامل ہونے کیلئے چھوٹا ہے تو بھی تجھ میں سے ایک شخص نکلے گا اور میرے حضور اسرائیل کا حاکم ہوگا اور اس کا مصدر زمانہ سابق ہاں قدیم الایام سے ہے ۔"

تیسرا اختلاف

انجیل متی ۱ : ۲۳ ۔ دیکھو ایک کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنے گی اور اس کا نام عمانوایل رکھیں گے ۔"

یسعیاہ ۷ : ۱۴ دیکھو ایک کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا پیدا ہوگا اور وہ اس کا نام عمانوایل رکھے گی ۔"

چوتھا اختلاف

اعمال ۱۵ : ۱۶

ان باتوں کے بعد میں پھر آکر داؤد کے گرے ہوئے خیمہ کو اٹھاؤں گا ۔ اور اس کے پھٹے ٹوٹے کی مرمت کرکے اسے کھڑا کرونگا ۔"

عاموس ۹ : ۱۱ میں اس روز داؤد کے گرے ہوئے مسکن کو کھڑا کرکے اس کے رخنوں کو بند کرونگا اور اس کے کھنڈر کی مرمت کرکے اسے پہلے کی طرح تعمیر کروں گا ۔"

پانچواں اختلاف

پیدائش ۳۲ : ۲۸ اس نے کہا کہ تیرا نام آگے کو یعقوب نہیں بلکہ اسرائیل

ہوسیع ۱۲ : ۳ : ۴ اس نے رحم میں اپنے بھائی کی ایڑی پکڑی اور

ہوگا کیونکہ تُو نے خدا اور آدمیوں کے ساتھ زور آزمائی کی اور غالب ہوا۔"

وہ اپنی توانائی کے ایام میں خدا سے کشتی لڑا ہاں وہ فرشتہ سے کشتی لڑا اور غالب آیا۔"

دیکھو ان دونوں فقروں میں اختلاف کے سوا کتنا کفر لکھا ہے۔

چھٹا اختلاف

پیدائش ٦ : ٦ تب خداوند زمین پر انسان کو پیدا کرنے سے ملول ہوا اور دل میں غم کیا۔"

اوّل سموئیل ١٥ : ٢٩۔ اور جو اسرائیل کی قوت ہے۔ وہ نہ تو جھوٹ بولتا اور نہ پچھتاتا ہے کیونکہ وہ انسان نہیں ہے کہ پچھتائے۔"

ساتواں اختلاف

١۔ سلاطین ٧ : ٢٤ اور اس کے کنارے کے نیچے گرداگرد دسوں ہاتھ تک لٹو تھے جو اسے یعنی بڑے حوض کو گھیرے ہوئے تھے۔"

٢۔ تواریخ ٤ : ٣ اور اس کے نیچے بیلوں کی صورتیں اس کے گرداگرد دس دس ہاتھ تک تھیں اور اس بڑے حوض کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے تھیں۔"

آٹھواں اختلاف

اعمال ٢ : ١٧ تا ٢٠ خدا فرماتا ہے کہ آخری دنوں میں ایسا ہوگا کہ میں اپنے روح میں سے ہر بشر

یوایل ٢ : ٢٨ تا ٣٢ اور اس کے بعد میں ہر فرد بشر پر اپنی روح نازل کروں گا اور تمہارے بیٹے بیٹیاں نبوت کریں گے

میں پر ڈالونگا۔ اور تمہارے بیٹے اور
تمہاری بیٹیاں نبوت کریں گی۔ اور تمہارے
جوان رویا اور تمہارے بڈھے خواب
دیکھیں گے بلکہ میں اپنے بندوں اور
بندیوں پر بھی ان دنوں میں اپنے
روح میں سے ڈالوں گا اور وہ نبوت
کریں گی۔ اور میں اوپر آسمان پر عجیب
کام اور نیچے زمین پر نشانیاں یعنی خون
اور آگ۔ اور دھوئیں کا بادل دکھاؤں
گا۔ سورج تاریک اور چاند خون ہو
جائے گا۔ پیشتر اس سے کہ خداوند کا
عظیم اور جلیل دن آئے۔"

تمہارے بوڑھے خواب اور جوان
رویا دیکھیں گے۔ بلکہ میں ان ایام میں
غلاموں اور لونڈیوں پر اپنی روح
نازل کرونگا۔ اور میں زمین و آسمان
میں عجائب ظاہر کروں گا۔ یعنی خون
اور آگ اور دھوئیں کے ستون۔
اس سے پیشتر کہ خداوند کا خوفناک
روزِ عظیم آئے آفتاب تاریک
اور مہتاب خون ہو جائے گا۔"

اس جگہ تو مضمون میں فرق پڑ گیا اور کاتب کا سہارا بھی جاتا رہا۔

ع تو الزام ان کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

نواں اختلاف

۱۔ سلاطین ۵ : ۱۵ اور سلیمان
کے ستر ہزار بوجھ اٹھانے والے اور
اسی ہزار درخت کاٹنے والے
پہاڑوں میں تھے۔"

۲۔ تواریخ ۲ : ۲۔ اور سلیمان
نے ستر ہزار بار بردار اور پہاڑ
میں اسی ہزار پتھر کاٹنے والے
...... الخ

دسواں اختلاف

متی ۶ : ۱۳ اور ہمیں آزمائش میں نہ لا بلکہ برائی سے بچا کیونکہ بادشاہی اور قدرت اور جلال ہمیشہ تیرے ہی ہیں۔ آمین۔"

لوقا ۱۱ : ۴ ....

....

اور ہمیں آزمائش میں نہ لا۔"

گیارہواں اختلاف

مرقس ۱۳ : ۳۱ : ۳۲

آسمان اور زمین ٹل جائیں گے لیکن میری باتیں نہ ٹلیں گی۔ لیکن اس دن یا اس گھڑی کی بابت کوئی نہیں جانتا۔ نہ آسمان کے فرشتے نہ بیٹا مگر باپ۔"

لوقا ۲۱ : ۳۳

آسمان اور زمین ٹل جائیں گے لیکن میری باتیں ہرگز نہ ٹلیں گی۔"

دیکھو لوقا میں یہ فقرہ درج نہیں کیا گیا اور متی میں مرقس کے فقرے کی طرح درج ہے۔

دسواں باب

ناظرین کرام! ہم اس باب میں پہلے عیسائیوں کے دو عقیدے تحریر کرتے ہیں۔

پہلا عقیدہ: کہ حضرت مسیحؑ حاضر و ناظر ہیں۔ دوسرے لفظوں میں یوں سمجھئے کہ حضرت مسیحؑ ہر جگہ موجود ہیں۔ مسیح کی الوہیت حصہ اول صفحہ ۷، مصنفہ جے جین خان صاحب۔

دوسرا عقیدہ: کہ حضرت مسیحؑ عالم الغیب ہیں، دیکھو یہی کتاب صفحہ ۹، ۷ یہ وہ عقیدے ہیں جو عیسائیوں نے حضرت عیسےٰؑ کے عشق و محبت میں غلو کر کے ایجاد کئے ہیں، ہم اہل اسلام کی خدمت میں یہ عرض کرتے ہیں کہ ان عقیدوں کا اسلام سے دُور کا

بھی تعلق نہیں۔ ع سوچنے کی بات ہے اسے بار بار سوچ

حضرت مسیحؑ اور مسیحی

آج کل مسیحی مقررین اپنی تقاریر میں حاضرین کو یہ کہتے ہیں کہ جس انسان کو کوئی بھی مرض ہو تو وہ اس جگہ پہ ہاتھ رکھے جہاں پہ مرض ہے۔ ہم دعا کریں گے۔ اور مسیحؑ کے نام سے اس مرض کو دور کریں گے۔ گو بیماری دور ہو یا نہ ہو مگر اس کام کو اپنے مذہب کی صداقت کی دلیل بناتے ہیں۔ ہم اس پر کچھ نہیں کہتے۔ بلکہ ان ہی کی الہامی کتاب سے حضرت مسیحؑ کا فرمان نقل کرتے ہیں جس سے سارا معاملہ کھل جاتا ہے۔

"پس ان کے پھلوں سے تم ان کو پہچان لو گے۔ جو مجھ سے اے خداوند اے خداوند! کہتے ہیں ان میں سے ہر ایک آسمان کی بادشاہی میں داخل نہ ہو گا۔ مگر وہی جو میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلتا ہے۔ اس دن بہتیرے مجھ سے کہیں گے۔ اے خداوند۔ اے خداوند! کیا ہم نے تیرے نام سے نبوت نہیں کی۔ اور تیرے نام سے بدروحوں کو نہیں نکالا۔ اور تیرے نام سے بہت سے معجزے نہیں دکھائے؟ اس وقت میں ان سے صاف کہہ دوں گا۔ میری کبھی تم سے واقفیت نہ تھی۔ اے بدکارو میرے پاس سے چلے جاؤ" متی ۷ : ۲۰ تا ۲۳۔

اب ہم آپ کے سامنے ان خطوط کا ذکر کریں گے جن کو مسیحی علماء کی طرف لکھا گیا اور ان کے جوابات بھی درج کریں گے۔

میرا پہلا خط:۔ پہلا خط میں نے واکس آف پرآفسی ۳۲ لاہور کو لکھا تھا جس میں یہ تحریر کیا تھا کہ کسی قابل پادری صاحب کا پتہ دیں۔ کہ جس سے تحریف بائبل پر قلمی طور پہ مناظرہ کر سکوں۔ اس خط کا جواب نیچے درج کیا جاتا ہے۔

میرے خط کا جواب

مکرمی جناب مولوی حسینی صاحب

بعد آداب کے آپ کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ ہمیں بڑی خوشی ہے۔ کہ آپ ادارہ وائس آف پرافیسی سے اپنی سند حاصل کر چکے ہیں۔ اس لئے ہم آپ کو ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

قلمی مناظرہ کے متعلق یہ عرض ہے۔ کہ آپ اپنا سوال تحریر فرمائیں۔ ہم آپ کے سوال کا جواب دینے کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔ ہم مناظرہ کے خواہش مند نہیں۔ کیونکہ اس سے کبھی بھی تسلی بخش نتائج برآمد نہیں ہوتے۔ اور نہ ہو سکتے ہیں۔ مذہبی مسائل مناظرہ سے قطعاً حل نہیں ہو سکتے۔ البتہ اس کے لئے گہری تحقیق اور روح القدس کی راہنمائی کی ضرورت ہے۔

نیاز مندان وائس آف پرافیسی لاہور

اس خط کے بعد میں نے دوسرا خط تحریر کیا۔ جس کو نیچے درج کیا جاتا ہے:۔

میرا دوسرا خط:۔ رجسٹریشن نمبر ۱۳۱۱۴

ضیاء الحسینی جالندھری مورخہ ۵ فروری ۱۹۵۶ء

مکرمی جناب سیکرٹری صاحب

بعد آداب کے آپ کے ہدیہ مبارکباد کو تہ دل سے شکریہ کے ساتھ قبول کرتا ہوں آپ نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ مناظرہ میں مذہبی مسائل حل نہیں ہوتے۔ اور ہم مناظرہ کے خواہش مند نہیں۔ ان ارشادات سے آپ کے عقائد کی صداقت معلوم نہیں ہوئی۔ سانچ کو آنچ نہیں۔ اب آپکے دوسرے فرمان کے مطابق سوالات ارسال کر رہا ہوں۔ توقع ہے کہ آپ مندرجہ ذیل سوالات کو حل فرما کر شکریہ کا موقع عنایت فرماویں گے۔

سوال نمبر ۱:۔ کتاب توراۃ کس زبان میں نازل ہوئی؟ کیا اصل کتاب آپکے

پاس موجود ہے؟ اصل تورات کس نے لکھی؟ موجودہ تورات کا کس نے اور کب سب سے پہلے ترجمہ کیا؟ پھر اُردو زبان میں کس نے اور کب سب سے پہلے ترجمہ کیا؟

سوال نمبر ۲: کیا آپ کی تورات ہر قسم کی غلطی سے پاک ہے؟ تورات سے مراد پیدائش خروج۔ احبار گنتی اور استثناء ہے؟

سوال نمبر ۳: کیا پرانا اور نیا عہد نامہ کتاب پیدائش سے لیکر مکاشفہ تک روح القدس کی مدد سے لکھا گیا ہے۔ اگر روح القدس کی مدد سے سارا نہیں لکھا گیا تو جو لکھا گیا ہو اس کے بارہ میں ان کتابوں کے نام تحریر فرما دیں۔ نیز آپ کے نزدیک تحریف کی تعریف کیا ہے؟

فی الحال ان ہی مختصر سوالوں پر اکتفا کرتا ہوں۔ اُمید قوی ہے کہ آپ دریا دلی کا ثبوت دیتے ہوئے جوابات سے مطلع فرماویں گے۔ جواب کے لئے لفافہ بھی خدمت میں ارسال کر دیا ہے۔ اور آئندہ بھی لفافہ ارسال کر دیا کروں گا۔

آپ کا نیازمند حسینی جالندھری

اس خط کا جواب

دفتر وائس آف پراپیسی۔ نمبر ۳۲ لاہور۔ مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۵۸ء

مکرمی جناب مولوی صاحب

السلام علیکم! آپ کی ارسال کردہ چھٹی دستیاب ہوئی۔ شکریہ قبول فرمایئے آپ کے سوالات کا جواب نمبر وار حسب ذیل ہے۔

۱:۔ تورات صحائف انبیاء اور زبور کی مقدس کتب یعنی عہد عتیق عبرانی زبان میں نازل ہوئی۔ اور اب تک اپنی اصلی صورت میں محفوظ ہے۔ اس میں شک نہیں کہ کتاب مقدس کی ایک ہزار سے زائد زبانوں میں ترجمہ ہو چکی ہے۔ تاہم ہمیں یہ بات کہنے میں انتہائی مسرت ہے کہ اس کی صحت میں قطعاً کوئی فرق نہیں آیا۔ چنانچہ عہد عتیق کے مختلف نسخے جو

مختلف ممالک میں مختلف زبانوں میں (یعنی عبرانی ۔ لاطینی ۔ اور یونانی) میں پائے جاتے ہیں ایک دوسرے سے پوری پوری مطابقت رکھتے ہیں ۔ چونکہ خدا کا کلام نہ تو کبھی تبدیل ہو سکتا ہے ۔ اور نہ اسے بادحوادث سے کچھ خطرہ پیش آسکتا ہے ۔ لہذا ہمارا یہ ایمان ہے کہ اس میں کوئی تحریف یا تنسیخ نہ واقع ہوئی ہے اور نہ ہو سکتی ہے ۔

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے مجھے عرض کرنا ہے کہ عبرانی زبان میں اصل نسخہ ہمارے پاس موجود ہے ۔ اگر آپ اسے دیکھنا چاہیں تو لاہور تشریف لا کر ملاحظہ فرما سکتے ہیں ۔ پہلے سوال کے آخری حصہ کا جواب دیتے ہوئے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ توریت حضرت موسیٰ کے ذریعے سے الہام کے وسیلہ سے نازل ہوئی ۔ اردو ترجمہ ایک مترجم کا نتیجۂ فکر کاوش نہیں ۔ بلکہ عالموں کی جماعت نے متفقہ طور اسے اردو کا جامہ پہنایا ۔

سوال نمبر ۲ :۔ کا مختصر جواب یہ ہے چونکہ توریت کلام مقدس کا ایک حصہ ہے اور خدا کا کلام ہمیشہ غلطی سے مبرا ہوتا ہے ۔ لہذا ہمارا دعویٰ ہے کہ توریت الہامی نظریہ اور پیغام کے اعتبار سے بالکل صحیح ہے ۔

سوال نمبر ۳ :۔ میں آپ نے یہ استفسار فرمایا ہے ۔ کہ کیا کل کلام خداوندی از پیدائش تا مکاشفات روح القدس کی مدد سے لکھا گیا ہے ۔ جواباً عرض ہے کہ ہمارا یہی ایمان ہے ۔ اور ہمیں اس میں ذرا بھی شک و شبہ نہیں ہے ۔ اس سوال کے جواب کی وضاحت میں بائبل مقدس ہی کے الفاظ مقتبس کرتا ہوں ۔" اور ہمارے پاس نبیوں کا وہ کلام ہے جو زیادہ معتبر ٹھہرا ۔ اور تم اچھا کرتے ہو جو یہ سمجھ کر اس پر غور کرتے ہو کہ وہ ایک چراغ ہے ۔ جو اندھیری جگہ میں روشنی بخشتا ہے ...... اور پہلے یہ جان لو کہ کتابِ مقدس کی کسی نبوت کی بات کی تاویل کسی کے ذاتی اختیار پر موقوف نہیں ۔ کیونکہ نبوت کی کوئی بات آدمی کی خواہش سے کبھی نہیں ہوئی ۔ بلکہ آدمی روح القدس کی تحریک کے سبب خدا کی طرف سے بولتے تھے ۔" ۲ پطرس ۱ : ۱۹ تا ۲۱ ۔

اس کے ساتھ عاموس ۳ : ۷ بھی ملاحظہ فرمائیے "یقیناً خداوند خدا کچھ نہیں کرتا جب تک کہ اپنا بھید اپنے خدمت گزار نبیوں پر پہلے آشکارا نہ کرے "۔

ہر ایک صحیفہ جو خدا کے الہام سے ہے تعلیم اور الزام اور اصلاح اور راستبازی میں تربیت کرنے کے لئے فائدہ مند بھی ہے۔ تاکہ مرد خدا کامل بنے اور ہر ایک نیک کام کے لئے بالکل تیار ہو جائے۔" ۲ تیمتھیس ۳ : ۱۶ و ۱۷۔

لہٰذا تمام کلام مقدس روح القدس کی ہدایت سے خدا کے بندوں کی معرفت نازل ہوا۔ اس لئے تحریف کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمٰتِہٖ

نیازمند اں وائس آف پر آفیسی (صدائے نبوت) ۴۳ پوسٹ بکس لاہور۔

یہ دونوں خطوط میرے پاس اصلی موجود ہیں۔

میرا تیسرا خط :۔ باسمہ سبحانہ۔ نمبر ۱۳۱۰۴ ضیاالحسینی جالندھری شور کوٹ روڈ ضلع جھنگ ۲/۲۷-۵۸

مکرمی جناب پادری صاحب :۔ القاب و آداب کے بعد آج مورخہ ۲/۲۷-۵۸ بروز جمعرات کو بائیس دن کے بعد آپ کی ارسال کردہ چھٹی موصول ہوئی۔ وہ غیر تسلی بخش اور نامکمل چھٹی میں جوابات دیئے گئے۔ بہرحال آپ کی کوشش کا شکریہ۔ اُمید ہے کہ مندرجہ ذیل سوالات کو مکمل اور تسلی بخش حل کر کے جلد از جلد ارسال کریں گے۔

سوال نمبر ۱ :۔ کونسی صدی میں پرانے عہد نامہ کا ترجمہ کیا گیا؟ اور اردو زبان میں کس صدی میں ہوا؟ اور ان متفقہ مترجمین میں سے چند ایک کے نام تحریر کیجئے؟

سوال ۲ :۔ تحریف اور تنسیخ کی تعریف کیجئے؟

سوال ۳ :۔ مندرجہ ذیل تضاد کی وجہ کیا ہے؟ جبکہ روح القدس کی مدد سے مقدس بائبل لکھی گئی۔ سموئیل ۲ - ۲۴ : ۱۳ ۷ سال۔ تواریخ ۱ ۲۱ : ۱۲ ۳ سال سموئیل ۲-۲۴ : ۹ - میں یہ تعداد درج ہے۔

اسرائیلی آٹھ لاکھ   یہوواہ پانچ لاکھ " تواریخ ۱   ۲۱ : ۵

اسرائیلی گیارہ لاکھ   یہوواہ چار لاکھ ستر ہزار" سلاطین ۲   ۸ : ۲۶

اخزیاہ کی عمر تخت نشینی کے وقت ۲۲ برس اور تواریخ ۲   ۲۲ : ۲ میں

اخزیاہ کی عمر تخت نشینی کے وقت ۴۲ سال۔

انجیل متی ۲ باب کا آخری فقرہ "ناصری کہلائے گا" حالانکہ انبیاء سابقین کی کتابوں میں کہیں درج نہیں ہے۔ اسی انجیل کا پہلا فقرہ ۲۲ : ۴۵ کے مخالف ہے۔ یہوواہ کا عام خط ۱۴ فقرہ حنوک کی پیش گوئی۔ حالانکہ حنوک کا ذکر کتاب پیدائش میں ہے۔ وہاں پر نہ اس پیش گوئی کا اور نہ کسی اور کتاب میں اس کا ذکر ہے۔

تفسیر زبور نہ جس نسخے .... تبدیلی کی"۔

یحرفون الکلم عن مواضعہ۔ عبرانیوں کے نام پولوس رسول کا پہلا خط ۷ : ۱۸۔

والسلام علی من اتبع الھدیٰ۔

نیاز مند حسینی جالندھری۔

اور اس کے بعد پھر دو دفعہ خط لکھا لیکن جواب نہیں ملا۔

ایک اور خط

وجہ:۔ اس خط کو لکھنے کی ضرورت ایسے پیش آئی۔ کہ کراچی میں ایک مسیحی سے تحریف بائبل پہ گفتگو ہوئی تو میں نے اور میرے ساتھیوں نے بائبل کی تحریف پہ اخزیاہ کی عمر بائیس برس اور اسی اخزیاہ کی عمر بیالیس برس کا حوالہ دیا تو کہنے لگا کہ مقدس بائبل میں ایسی غلطی کبھی واقع نہیں ہو سکتی۔ ہم نے کہا کہ بائبل آپ کے کتب خانہ میں موجود ہے۔ نکال کر دیکھو تو۔ جب بائبل کو کھول کر دیکھا تو اسی طرح لکھا تھا۔ جس طرح ہم کہتے تھے۔ کہنے لگا کہ کاتب کی غلطی ہے میرے ساتھی تو خاموش رہے۔ میں نے کہا جو اور زبانوں میں بائبل ہے۔ اس میں بھی ایسا ہی ہے اور اس پر اس نے انگریزی کی بائبل نکالی۔ اس میں بھی ایسے ہی تھا۔ پھر ہم نے عربی کی بائبل پیش کی۔

اس میں بھی ایسے ہی تھا۔ پھر پہلے جیسا جوش تو نہ رہا۔ کہنے لگا کہ کوئی خاص وجہ ہو گی جو مجھے معلوم نہیں۔ ہم نے اور بھی ایسے سوالات کیے تھے۔ مجھے کہنے لگا۔ کہ آپ پادری کے ایل ناصر صاحب کو بھی خط لکھیں، وہ آپکی تسلی فرما دیں گے۔ میں نے کہا کہ آپ پتہ لکھ دیں۔ اس نے پتہ لکھ دیا اور میں نے خط ارسال کیا جس کی نقل نیچے تحریر کی جاتی ہے۔

"باسمہٖ سبحانہٗ" حسینی۔ ۶۰-۲-۲۴ کراچی

بخدمت جناب ناصر صاحب: القاب و آداب کے بعد مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔

رات پاکستان بائبل سوسائٹی بونس روڈ کراچی کے سیلز مین سے مذہبی گفتگو ہوئی۔ تو انہوں نے آپ کا ایڈریس دیا۔ اس لیے آپ کو تکلیف دے رہا ہوں۔ امید ہے کہ آپ تسلی بخش جوابات ارسال فرماویں گے۔ سیلز مین صاحب نے کہا تھا۔ کہ آپ ان کو ضرور خط لکھ کر پتہ کریں۔

سوال نمبر ۱:۔ عزرا باب ۲: ۵ بنی ارخ ۷۷۵، اور نحمیاہ باب ۷: ۱۰ بنی ارخ ۶۵۲ ہے۔ اور بھی اسی طرح کے اختلاف ہیں۔ ان کی وجہ کیا ہے؟

سوال نمبر ۲:۔ سلاطین ۲ باب ۸: ۲۶ اخزیاہ کی سلطنت کے وقت عمر ۲۲ سال ہے اور تواریخ ۲ باب ۲۲: ۲ اخزیاہ کی سلطنت کے وقت عمر ۴۲ سال ہے۔ دونوں میں اختلاف کی کیا وجہ ہے؟

سوال نمبر ۳:۔ انجیل متی باب ۲: ۲۳ یہ پیش گوئی پرانے عہد نامہ میں نہیں ہے اور یہوداہ کا عام خط فقرہ ۱۴ حنوک والی پیش گوئی ہے۔ اور کتاب پیدائش میں حنوک کا ذکر ہے اور پیشگوئی موجود نہیں ہے۔ ان دونوں کی کیا وجہ ہے؟

سوال نمبر ۴:۔ کتاب پیدائش باب ۶: ۹ نوح کا نسب نامہ یہ ہے۔ نوح مرد راستباز تھا .... الخ حالانکہ یہ حسب نامہ ہے۔ نہ کہ نسب نامہ اور نسب نامہ اس مقام پر نہیں لکھا۔

ان ہی پر اکتفا کرتا ہوں۔ اُمید ہے کہ آپ ضرور ہی ان مقامات کو حل فرما کر شکریہ کا

موقع عنایت فرماویں گے۔ فقط حسینی ۶۰-۲-۲۴

اس خط کا جواب اب تک موصول نہیں ہوا۔ اس کے بعد کراچی سے واپس شورکوٹ روڈ آکر پھر جوابی کارڈ لکھا۔ لیکن اس کا بھی جواب نہ دیا گیا۔ آخر کار رجسٹری ارسال کی۔ اس رجسٹری کو نیچے درج کیا جاتا ہے۔

باسمہٖ سبحانہٗ از بشیر احمد حسینی ۲۱/۴/۶۰

بخدمت جناب پادری ناصر صاحب!

القاب و آداب کے بعد مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ میں اس سے پیشتر آپ کی خدمت میں ایک لفافہ کراچی سے اور ایک جوابی کارڈ شورکوٹ روڈ سے ارسال کر چکا ہوں جواب سے اب تک محروم ہوں۔ شاید آپ کو نہ ملے ہوں۔ تو اب اس لئے رجسٹری ارسال کر رہا ہوں میں نے بائبل کا کافی مطالعہ کیا ہے۔ مجھے چند مقامات سمجھ میں نہیں آئے۔ وہ مقامات تحریر کر کے آپ کی خدمت میں ارسال کر رہا ہوں۔ امید قوی ہے کہ آپ ضرور اور جلد ان مقامات کو حل فرما کر ارسال فرماویں گے۔ اور شکریہ کا موقع عنایت فرماویں گے۔ اس میں بھی وہی سوالات لکھے تھے جو کہ کراچی سے لکھ چکا تھا۔

فقط جواب کا منتظر .... حسینی۔

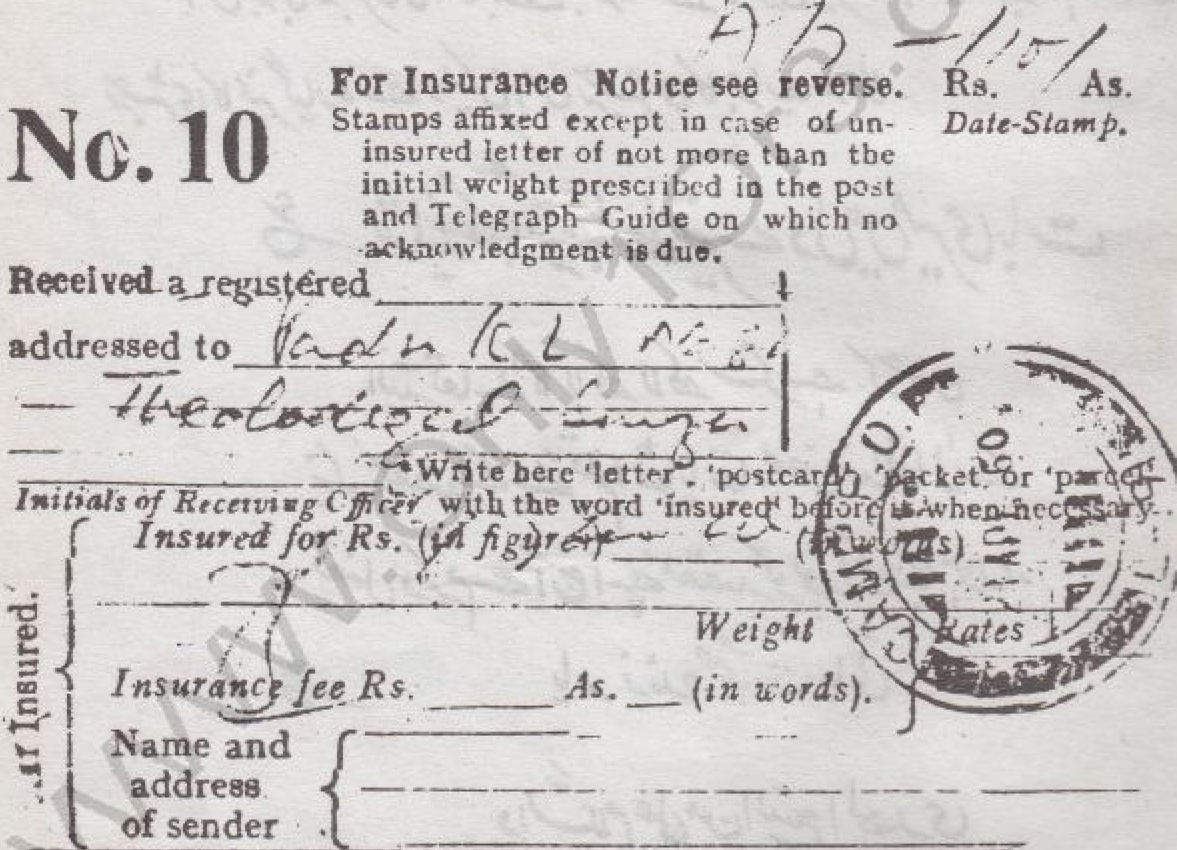
میرا پتہ یہ ہے۔ بشیر احمد حسینی۔ شورکوٹ روڈ ضلع جھنگ

اس رجسٹری کا نمبر دس تھا۔ اور یہ شورکوٹ روڈ سے مندرجہ ذیل پتہ پر کی گئی تھی۔ پادری کے ایل ناصر صاحب تھیولاجیکل سیمنری گوجرانوالہ۔

اس رجسٹری کا کوئی جواب نہیں دیا گیا۔

رجسٹری کا عکس

اس رجسٹری کا عکس مندرجہ ذیل ہے۔



For Insurance Notice see reverse. Rs. As.
Date-Stamp.

No. 10

Stamps affixed except in case of un-insured letter of not more than the initial weight prescribed in the post and Telegraph Guide on which no acknowledgment is due.

Received a registered ____________

addressed to ____________

____

Write here 'letter', 'postcard', 'packet' or 'parcel'

Initials of Receiving Officer with the word 'insured' before it when necessary.

If Insured.

Insured for Rs. (in figures) ________ *(in words)*

Weight *Rates*

Insurance fee Rs. ______ *As.* ___ *(in words).*

Name and address of sender

ایک اور جوابی رجسٹری

بشیر احمد حسینی ۲۱/۴/۶۰

بخدمت جناب ڈائریکٹر صاحب

القاب وآداب کے بعد مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ بندہ مقدس بائبل کا مطالعہ عرصہ دراز سے کر رہا ہے، اور مندرجہ ذیل مقامات سمجھ میں نہیں آئے۔ امید ہے کہ آپ حل فرما کر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں گے۔

اس میں بھی وہی سوالات درج تھے۔ جو پادری کے۔ ایل ناصر صاحب کو کراچی کے خط میں لکھ چکا ہوں۔ فقط دعا گو :۔ حسینی

پتہ یہ ہے :۔ بشیر احمد حسینی شورکوٹ روڈ ضلع جھنگ ۲۱/۴/۶۰

یہ جوابی رجسٹری اس پتہ پر کی گئی۔ ڈائریکٹر صاحب وائس آف پرآفیسی بائبل کارسپانڈنس سکول پوسٹ بکس نمبر ۳۲۳۔ لاہور۔
اس جوابی رجسٹری کی اکنالجمنٹ بمعہ دستخط وصول میرے پاس موجود ہے۔ اس رجسٹری کا نمبر گیارہ ہے۔ لیکن اس رجسٹری کا جواب نہ ملا۔

ع شاید کہ اُتر جائے تیرے دل میں میری بات

اللہ تعالےٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ کہ جس نیک مقصد کے لئے قلم اٹھایا تھا۔ محض خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے آج اپنے مقصد کو پورا کر چکا ہوں۔

ع یار زندہ صحبت باقی

والسّلام علی من اتبع الھدیٰ

بشیر احمد حُسینی عفی عنہٗ

بروز بدھ ۲۸ ذلیقعدہ ۱۳۷۹ھ

اسلام کا چمکے نور ہمارا مقصد ہے
بے دینی ہو دُور ہمارا مقصد ہے

ہماری دیگر تصنیفات